Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

هو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ

اللہ ۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

دنیا کے مذاہب پر نقطۂ نظر اور اہلِ مذاہب کا تشحیذ الاذہان

یعنی

اردو رسالہ

ریویو آف ریلیجنز

قادیان سے ہر انگریزی ماہ کی پانچ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

نمبر ۹ ۔ ۵ ستمبر سنہ ۱۹۳۲ء ۔ ۳ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۵۱ ہجری ۔ جلد ۳۱

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

فہرست مضامین

شذرات ۔ اسلام پر نکتہ چینی ۔ امریکہ میں ممانعت شراب ۔ مسلمانوں کی فراخدلی ۔	۳۲۱ / ۳۲۶	
آغاز و ترقی مسئلہ تثلیث	۳۲۷ / ۳۳۴	ترجمہ انگریزی ریویو عبد الرحیم شبلی
اسلام اور عیسائیت (واقعات کا مقابلہ)	۳۳۵ / ۳۴۰	مضمون ملک غلام فرید صاحب ایم اے ترجمہ از ماسٹر محمد شفیع
ہسپانیہ سے مسلمانوں کا خروج	۳۴۱ / ۳۴۳	ترجمہ انگریزی ریویو از عبد الرحیم شبلی
کیا مذہب اقتصادی ترقی میں روک ہے	۳۴۴ / ۳۴۶	〃 〃 〃
انگلستان میں تبلیغی مساعی ۔ امریکہ میں دعوۃ و تبلیغ ۔ رپورٹ دیار عربیہ	۳۴۷ / ۳۵۲	〃 〃 〃
		از مبلغین سلسلہ
ہندوستان میں مسلمان	۳۵۳ / ۳۶۰	ماخوذ

چندہ سالانہ
اندرونِ ہند سے تین روپے

مصدقہ طلباء اور غیر احمدیوں سے ...

چندہ سالانہ
بیرونِ ہند سے تین روپے بارہ آنے

خریداران اُردو ریویو آف ریلیجنز بیرون ہند

میں کئی ماہ سے خریداران اُردو ریویو (بیرون ہند و اندرون ہند) کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں کہ رسالہ کی توسیع اشاعت میں خاص جدّوجہد فرمائیں کیونکہ خریدار بہت کم رہ گئے ہیں اور رسالہ کا معمولی خرچ چلانا بھی مشکل ہو رہا ہے اگر جیسا کہ میں نے بارہا عرض کیا ہے ہر مقام ہر انجمن ہر جماعت کے احباب کرام کمرِ ہمّت باندھ لیں تو پانچسو مزید خریدار ایک مہینے کے اندر اندر پیدا ہو سکتے ہیں۔ مگر توجّہ پیدا کر دینا اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔ وہی توفیق بخشے۔ میں تو بہتیرا عرض کر چکا ہوں *

مفصلہ ذیل فہرست مختصران دوستوں کی ہے جو بیرون ہند میں اور جن کا چندہ سالانہ ختم ہے مہربانی فرما کر اپنا پچھلا بقایا ۳ سالانہ کے حساب سے بھجوائیں اور آئندہ سنہ ۳۳ء کا چندہ بھی پیشگی بھجوا دیں۔ پوسٹل آرڈر بھجوائیں تو کراس مارک کریں۔ پتہ یہ ہو۔ منیجر اردو ریویو آف ریلیجنز قادیان (پنجاب)

نمبر خریداری	نام	کب چندہ ختم ہوا	نمبر خریداری	نام	کب چندہ ختم ہوتا ہے
۶۶۸	جناب محمد یعقوب صاحب	دسمبر سنہ ۱۹۲۸ء	۱۹۰۲	حاجی عبد اللطیف صاحب	جولائی سنہ ۱۹۳۰ء
۱۰۵۰	جناب محمد عالم صاحب	دسمبر سنہ ۱۹۳۰ء	۱۹۰۴	جناب غلام محمد صاحب	جولائی سنہ ۱۹۳۰ء
۱۲۳۷	ایم اکبر علی خاں صاحب	دسمبر سنہ ۱۹۳۱ء	۲۰۰۱	ڈاکٹر رحمد الدین صاحب	اپریل سنہ ۱۹۳۱ء
۱۴۴۳	جناب سلیمان ہوورس صاحب	دسمبر سنہ ۱۹۲۹ء	۲۰۱۵	جناب اے کے بٹ صاحب	مئی سنہ ۱۹۳۱ء
۱۶۰۲	جناب غلام حسین صاحب	دسمبر سنہ ۱۹۲۹ء	۲۰۲۱	جناب ایم محمد یوسف صاحب	جولائی سنہ ۱۹۳۰ء
۱۶۲۲	جناب سلیمان تیجو صاحب		۲۰۴۴	شیخ سبحان دلبری صاحب	مارچ سنہ ۱۹۳۱ء
۱۶۶۷	جناب سیٹھ ابو بکر یوسف صاحب		۱۶۶۷	ڈاکٹر ایم ایس نواز صاحب	فروری سنہ ۱۹۳۲ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

شذرات

(ترجمہ از انگریزی ریویو آف ریلیجنز) (مضامین ملک غلام فرید صاحب ایم اے ایڈیٹر)

اسلام کے متعلق مسٹر سنڈرلینڈ کی نکتہ چینی

مسٹر جابیز سنڈرلینڈ کا ایک نہایت محققانہ مضمون ماڈرن ریویو (کلکتہ) میں شائع ہُوا ہے جس میں آپ نے دنیا کے سات بڑے مذاہب پر بحث کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسلام کے متعلق علاوہ دوسری باتوں کے آپ لکھتے ہیں:-

"مشنری مذاہب میں سے دوسرا بڑا مذہب محمڈن ازم ہے اِس کے پھیلانے کے لئے اب تلوار کا استعمال نہیں کیا جاتا بلکہ اخلاقی ذرائع پر زور دیا جاتا ہے۔ لیکن یہ نہایت سُرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ شائد اپنی تاریخ میں سب سے زیادہ۔ یہ ہندوستان میں آہستہ آہستہ ترقی پکڑ رہا ہے جہاں اس کے ماننے والے سات کروڑ سے اوپر ہو گئے ہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ چین اور مشرقی ایشیا کے دوسرے ممالک میں بھی فروغ پا رہا ہے مغربی ایشیا میں یہ بہت کثرت سے پھیل رہا ہے۔ ایشیا میں تو یہ عیسائیت کے دوش بدوش بڑھ رہا ہے۔ لیکن افریقہ میں عیسائیت سے زیادہ سُرعت کے ساتھ۔

اسلام کی بعض تعلیمات میں جو ادنیٰ درجہ کے لوگوں پر اثر انداز ہونے کے لئے خصوصاً مناسب ہیں۔ یہ غور طلب بات ہے کہ آیا یہ عیسائیت کی نسبت ان لوگوں کے لئے زیادہ مفید ہے یا نہیں اور آیا یہ اُن کی بہبودی کے لئے کچھ زیادہ کر سکتا ہے یا نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام ایک نہایت زندہ نہایت گرمجوش اور ایک ایسا مذہب ہے جس کے ساتھ انتہائی دلبستگی ہو سکتی ہے،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم اِس ملک میں یہ خیال کرتے ہیں کہ اِسلام عقلی طور پر مفلوج ہو چکا ہے۔ اور اسکو مغربی دنیا کی ترقی یا اُس کی سائینس کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں۔ اور ہمارا خیال کسی حد تک درست بھی ہے۔ مسلمان بھی روحانی طور پر اِس یقین کے ساتھ بندھے ہوئے اور جکڑے ہوئے ہیں کہ قرآن مجید ایک ازلی اور ابدی کتاب ہے۔ ان کا ایمان ہے کہ قرآن مجید میں تمام دانشمندی اور حکمت کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی ہے۔ جس طرح عیسائیوں کا یقین ہے کہ اُن کی بائیبل میں تمام حکمت موجود ہے۔ اِس سے اُن کی توجہ عہد گذشتہ کی طرف ہی مبذول رہتی ہے اور وہ کسی نئی سچائی پر اعتبار نہیں کر سکتے۔ لیکن عیسائی لوگ اِس ایمان کی زنجیریں کاٹ کاٹ کر پھینک رہے ہیں۔ جو اُن کے ایمان نے اُن کے دماغوں پر لا کر رکھ دی تھیں۔ کیا مسلمان لوگ بھی اس طرح کرنے پر تیار ہونگے؟ کئی ممالک میں وہ اس طرح کر رہے ہیں۔ ٹرکی کی مثال سامنے ہے۔ ہمیں بھولنا نہ چاہیئے کہ ایک وقت تھا جب مسلمان کیا بلحاظ تہذیب۔۔۔

۔۔۔ اور کیا بلحاظ تعلیم بیش از بیش تھے۔ کیا وہ پھر آگے نہ آئیں گے؟"

ظاہر ہے کہ مسٹر سانڈر لینڈ اسلام کے متعلق اُسی غلط فہمی میں مبتلا ہیں جس میں کہ آجکل مغربی لوگ عموماً طور پر ہیں۔ اِسلام کی اشاعت کے لئے صرف آجکل ہی تلوار استعمال نہیں کی جاتی بلکہ پہلے بھی نہیں کی جاتی تھی۔ اور اس کو ضرورت بھی کیا تھی؟ اگر یہ اب سُرعت کے ساتھ اشاعت پذیر ہو سکتا ہے اور اپنی تاریخ میں سب سے زیادہ (جیسا کہ صاحب موصوف کو خود اعتراف ہے) تو پہلے کیوں نہیں ہو سکتا تھا؟ اسلام نہ صرف اس قابل ہے کہ وہ ادنیٰ درجہ کے لوگوں کو متأثر کرے اور ان کو بام رفعت تک پہنچائے بلکہ تہذیب و تمدن کے لحاظ سے جادۂ ترقی پر گامزن قوموں پر بھی اُس کا اثر بالکل اتنا ہی ہے۔ یورپ اور امریکہ میں اسلام کے متعلق غلط فہمیوں کا جو بادل چھا رہا ہے اُس کو مدِنظر رکھ کر اِس کی سُرعتِ اشاعت افریقہ سے کچھ کم نہیں۔ مسٹر سنڈر لینڈ شاید اِس سے ناواقف ہیں۔ کہ انگلستان میں ہر طبقہ کے لوگ اسلام کی طرف کثرت سے راغب ہو رہے ہیں۔ اور مسلمان جیسا کہ معترض غلطی سے سمجھ رہا ہے۔ اس لئے تنزّل میں نہیں کہ وہ قرآن مجید کو ایک ازلی ابدی اور غیر متبدّل کتاب مانتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ اس لئے تنزّل میں ہیں کہ وہ قرآن مجید کو عملی طور پر غیر متبدّل اور ازلی ابدی کتاب نہیں یقین کر رہے۔ اگر وہ ایسا سمجھتے تو اس کے خلاف نتیجہ نہ نکلتا۔ کیونکہ اس سے پہلے یہی یقین مسلمانوں کے لئے موجب ترفع و ترقی رہا ہے اور اسی یقین کو رکھتے ہوئے وہ دنیا کی روحانی جسمانی قیادت کرتے رہے ہیں۔ پس مسلمانوں کی روحانی اور اخلاقی تباہی کی یہ وجہ نہیں ہے کہ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کو غیر فانی کتاب مانتے ہیں۔ بلکہ اس کی کچھ اور وجوہات ہیں۔ قرآن کا غیر فانی ہونا بائیبل کے غیر فانی ہونے سے بالکل مختلف ہے اور یہ ایک ایسا سوال ہے جس کی بابت ہم پھر بحث کرینگے +

ترجمہ عبدالرحیم شبلی

(۲)

امریکہ میں شراب کی ممانعت

قریباً تیرہ برس ہوئے، کہ امریکہ نے اپنے ایک قانون کے ذریعہ سے شراب کی ممانعت کر دی تھی۔ اور ببانگِ دہل یہ اعلان کیا تھا، کہ ایک عیسائی ملک شراب سے متنفرّ ہوگیا ہے۔ اُس وقت یہ یقین کیا جاتا تھا کہ امریکہ کی تقلید میں دوسرے مغربی ممالک بھی اس مقدّس تحریک کو شروع کر دینگے۔ چنانچہ بعض ممالک نے تو اِس اہم مسئلہ پر غور بھی کیا۔ لیکن ابھی وہ عملی کارروائی شروع نہ کرنے پائے تھے کہ امریکہ میں ایسے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ تجربہ، اگرچہ قابلِ تعریف اور قابلِ ستائش ہے، ناکام رہیگا۔ خیال یہ تھا کہ یہ ممانعت امریکہ سے وہ تمام بدیاں دُور کر دیگی جو شراب کی موجودگی میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ لیکن معلوم یہ ہُوا کہ اِس ممانعت نے نہ صرف اُن کو دُور نہیں کیا بلکہ اُن کو بدرجۂ اتم زیادہ کر کے کئی مشکلات اور پیچیدہ مسائل کا سامنا کر دیا۔ شراب تو لوگ اُسی طرح پیتے تھے لیکن اب ذرا خفیہ طور پر، نتیجہ یہ ہُوا کہ لوگ ناجائز طور پر شراب بنانے لگے اور اس سے بدی اور زیادہ بڑھ گئی۔ کیونکہ جب شراب خفیہ طور پر درآمد ہونے لگی اور چوری چوری گھر پر تیار ہونے لگی تو قدرتی طور پر اُس کی قیمت بڑھ گئی۔ "یہ خفیہ تجارت" پولیس کی نظروں کے سامنے فروغ پانے لگی کیونکہ لوگ یا تو رشوت ستانی سے کام لیتے یا پھر طاقت کا استعمال کرتے۔ خفیہ درآمد کرنے اور ناجائز شراب بنانے والوں نے بدمعاشوں کو ملازم رکھنا شروع کر دیا۔ کیونکہ یہ ایک منفعت بخش تجارت بن گئی جس کو وہ کسی حالت میں بھی چھوڑنے پر تیار نہ تھے۔ اس طرح بدمعاش اور بدکردار ہونا ایک فائدہ مند کام بن گیا۔ دوسرے یورپین ممالک سے بھی بدمعاش آنے شروع ہو گئے۔ قتل اور اغواء کی وارداتیں بڑھ گئیں حتیٰ کہ پریذیڈنٹ ھہور کو یہ اقبال کرنا پڑا کہ امریکہ میں زندگی اور عزّت سب ممالک سے زیادہ غیر محفوظ ہے اور پولیس خراب ہو چکی ہے۔ "ممانعت شراب" کی ناکامی اِس سے ظاہر ہے کہ جمہوریت پسند لوگ جو اِس قانون کے سب سے زیادہ حامی تھے اب اِس کے خلاف ووٹ دے رہے ہیں +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس عظیم الشان تجربے کی یہ ناکامی! اللہ اللہ کیا ہی حسرتناک انجام ہے! ہاں، اسی طرح کا ایک تجربہ "صحرا کے رہنے والوں" نے بھی چودہ سو برس ہوئے اپنے ملک میں کیا تھا یہ تجربہ ایسے لوگوں میں ہوا جو آجکل کے معیار تہذیب کے لحاظ سے نہایت غیر مہذب اور ناشائستہ کہے جاتے تھے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بغیر کسی پولیس یا فوج کی امداد کے اس بارہ میں مکمّل کامیابی حاصل کی لیکن امریکہ باوجود اتنی شان و شوکت اور عظمت و جلال کے ناکام رہا۔ کیا اس کی وجہ یہ نہیں ہے؟ کہ "وال سٹیڈ ایکٹ" کا اطلاق امریکہ کے لوگوں پر بغیر اُن کی رضامندی کے ہوگیا تھا درآں حالیکہ عربوں نے فی الفور سر تسلیم خم کر دیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ حضرت رسول پاک صلعم کے احکام ہمیشہ خلق خدا کی بہتری کے لئے ہوتے ہیں؟ یا یہ کہ قوموں کے اخلاق حکومتوں اور پارلیمنٹوں کے قوانین سے درست نہیں ہُوا کرتے بلکہ خدا تعالیٰ کے انبیاءؑ ہی اِن اخلاقی۔ معاشرتی اور سیاسی انقلابوں کے بانی مبانی ہُوا کرتے ہیں *

(۳)

مُسلمانوں کی فراخدلی پر عیسائیوں کی گواہی

اس بات کا ثبوت، کہ اسلام ایک فراخدل اور غیر متعصّب مذہب ہے اور یہ تلوار کے زور سے نہیں پھیلا بلکہ اپنے اوصاف حمیدہ و اخلاق فاضلہ کے زور سے پھیلا ہے۔ اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے۔ کہ مسٹر وِلسن کیش جیسا عالم فاضل اِس کی گواہی دے رہا ہے۔ ہم ہمیشہ کہتے رہے ہیں اور اب بھی کہتے ہیں کہ اسلام کی خوبی اور فضیلت اُس کی تعلیمات میں ہے نہ کہ اُس کے متبعین کی تلواروں اور اُن کے بھالوں میں، مسٹر کیش اپنی مشہور کتاب موسومہ The Expansion of Islam یا ("اشاعت اسلام") میں لکھتا ہے:-

"اس میں شک نہیں کہ ابتدائی خلفاء کے زمانہ میں عیسائی، عربوں کی حکومت کو، قسطنطنیہ کی حکومت سے بہتر جانتے تھے۔ عیسائیوں کی منافقت اور خرابی سے متنفّر ہو کر کئی لوگوں نے اسلام کو قبول کر لیا۔ اور جب مسلمانوں کی فوجیں وادیٔ یردن میں پہنچیں تو عیسائیوں نے مسلمانوں کو لکھا "ہم تم کو بازنطینوں سے زیادہ پسند کرتے ہیں اگرچہ وہ ہمارے ہم مذہب ہیں لیکن تمہارا مذہب ہمارے مذہب سے بدرجہا بہتر ہے کیونکہ تم زیادہ رحم دل ہو۔ اور ہم پر ناانصافی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں کرتے:

یہ اُن کے سلوک کی ایک مثال ہے۔ مسلمانوں نے جہاں بھی حملہ کیا یہی سلوک روا رکھا۔ مصری ملکانی نے عراق کے نسطوریوں نے، مشرقی یوُرپ کے عیسائیوں نے اور سپین کے غلاموں نے سب سے زیادہ مسلمانوں کی مدد کی۔ بازنطنوں سے نفرت اِس حد تک بڑھی ہوئی تھی کہ سارے شہر مسلمانوں کے لئے اپنے دروازے کھولتے گئے۔ اور اُن سے صلح کرلی۔ ہرکولیس شام سے کبھی بھی نہ بھاگتا اگر اس کے اپنے لوگ بغاوت کرکے مسلمانوں کے ساتھ نہ جاملتے۔

—— جون، یونانی چرچ کا ایک بہت بڑا عالم تھا اور وہ امیہؔ کے دربار میں ایک بڑے عہدے پر ممتاز رہا۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ خلفاءِ اُمیہؔ کسقدر فراخدل اور غیر متعصب تھے کیونکہ اگر وہ ایسے نہ ہوتے تو ایک عیسائی اُن کا دوست نہ بن سکتا تھا اور پھر ایک ایسا عیسائی جو اسلام کی مخالفت میں اور عیسائیت کی موافقت میں مضمون لکھا کرتا تھا۔ اُسی دربار میں اخطل نامی ایک ملک الشعراء بھی رہا تھا اور وہ بھی عیسائی تھا۔ مسلمانوں کے خیالات کا یونانی اور عیسائی اعتقادات پر گہرا اثر ہو رہا تھا۔۔۔۔۔"

صلیبی جنگوں میں حِصّہ لینے والوں کا قبولِ اِسلام

"صلیبی جنگوں میں صلاح الدین کے حُسنِ خلق سے متأثر ہوکر اور سپاہیوں کی بدانتظامی سے تنگ آکر کئی عیسائیوں نے اسلامی حکومت کو ترجیح دی اور صلاح الدین کی فتوحات کے بعد اسلام طاقت پکڑتا گیا اور عیسائیت کمزور ہوتی چلی گئی۔ اس میں قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ جب صلیبی جنگوں میں حِصّہ لینے والوں کے ساتھ عیسائیت خود بھی فلسطین میں داخل ہونے لگی۔ تو مسلمانوں نے اس کا مقابلہ کیا اور بغیر کسی قسم کی زبردستی کے سپاہیوں کو اپنی طرف کرلیا۔ پہلی صلیبی جنگ کے وقت جرمنوں اور لمبارڈوں کی ایک جماعت نے اسلام قبول کرلیا۔ اور اِسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ دوسری صلیبی جنگ کے موقع پر قریباً تین ہزار عیسائی مسلمان ہوگئے۔ اس واقعہ کو لوئیس ہفتم کے آگے ایک پادری نے بیان کیا ہے جو اپنے آقا کے ساتھ جنگ میں گیا تھا۔ جس بات پر وہ زور دیتا ہے وہ یہ ہے کہ یونانی چرچ والے لاطینی چرچ والوں پر بہت استبداد کرتے تھے۔ جب اُسوقت کے مسلمانوں نے اُن پر رحم کرنا شروع کیا تو اُن کا ایک کثیر حصہ حلقہ بگوش اِسلام ہوگیا۔"

اِسلام کی اشاعت مصر میں

"مصر میں اِسلام کی اشاعت سُرعت سے اِس لئے ہوئی کہ عیسائیوں نے (۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی تبلیغ نہ کی تھی۔ لوگوں کی اخلاقی اور روحانی تربیت کی طرف سے غفلت برتی گئی۔ پادری خراب ہوئے تھے اور مذہب محض دکھاوے کے لئے رسومات کا ایک مجموعہ رہ گیا تھا۔ مصر کے بعض شہروں میں تو پادریوں نے مذہب کی طرف سے اسقدر غفلت برتی کہ وہ سارا علاقہ مسلمان ہو گیا۔ اور جوں جوں عربی Coptic زبان کی جگہ لیتی رہی عیسائیت نئی صورتِ حال کا مقابلہ کرنے سے عاجز رہتی گئی......"

اِسلام کی اشاعت مشرقی یورپ میں

"جوں جوں عیسائی اپنے مذہب کی طرف سے غافل ہوتے جاتے تھے مسلمان اور زیادہ زور سے تبلیغ کرتے۔ کئی پادری تو بالکل جاہل اور غیر تعلیمیافتہ تھے۔ اخلاقی حالت نہایت پست تھی۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی زنگار کلیسا کی بنیادوں کو اندر ہی اندر سے کھائے جا رہا ہے سترھویں صدی کے دوران تک البانیہ کے لوگوں کا ایک کثیر حصہ حلقہ بگوش اسلام ہو چکا تھا اور ایک ضلع میں تو صرف دو ہزار عیسائی رہ گئے۔ اشاعتِ اِسلام کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ سولھویں اور سترھویں صدی میں ۹۰ فیصدی عیسائیوں کی بجائے ۵۰ فیصدی سے بھی کم عیسائی رہ گئے تھے۔ عیسائی عورتوں نے مسلمانوں سے آزادانہ شادی کرنا شروع کر دی۔ اس طرح اُن کے بیٹے بھی مسلمان ہی بنتے رہے۔ یہ تنزل پادریوں کی ہر دلعزیزی کے مٹ جانے سے ہُوا۔ تعلیم عنقا تھی اور لوگوں کو عیسائی مذہب کے متعلق ذرا بھی علم نہ تھا۔ لاطینی اور یونانی فرقوں میں جھگڑا پیدا ہو گیا اور اس وجہ سے بھی کئی لوگ عیسائیت سے دل برگشتہ ہو گئے۔"

نقشہ اُجرت اشتہارات

ریویو آف ریلیجنز کئی لاکھ کی احمدی جماعت کا واحد ماہوار رسالہ ہے اور اس کو نہایت ذوق شوق سے پڑھا جاتا ہے۔ اور اس کے فائل مجلد محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ اشتہار دینے والوں کے لئے بہترین موقع ہے ٭

ضمیمہ ۲ صفحے ۱۲ ریسنکڑہ کے حساب سے تقسیم ہوگا۔ اور اُجرت حسب ذیل ہے:۔

سالانہ	ایک صفحہ	۴۰ روپے	نصف صفحہ	۲۳ روپے
چھ ماہ	″	۲۳ روپے	″	۱۲ روپے
تین ماہ	″	۱۲ روپے	″	۷ روپے

فی اشاعت ایک صفحہ ۴½ روپے ٭ نصف ۲½ روپے ٭ فی سطر ۴ر (مینیجر ریویو اُردو۔ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آغاز و ترقی مسئلہ تثلیث

زمانہ جدید کا علمی اور ذہنی ارتقا جو نہ صرف سائنس جغرافیہ اور دیگر علوم کے ذریعہ ترقی پذیر ہو رہا ہے۔ بلکہ جو انواع و اقسام کی عظیم الشان ایجادوں اور معلومات کے ذریعہ بھی دنیا میں ایک زبردست انقلاب پیدا کر رہا ہے۔ اِس نے عیسائیت کی اُس مذہبی طمانیت اور قلبی تسکین کا تار و پود بکھیر دیا ہے جس نے اٹھارھویں (۱۸) اور اُنیسویں (۱۹) صدی کے تمام عیسائیوں کے لئے خواہ وہ یُورپ کے رہنے والے ہوں خواہ امریکہ کے مذہبی رنگ میں خاص امتیاز حاصل کر رکھا تھا۔ اُس زمانے کے عیسائیوں کے ذہنی قویٰ نے ہنوز اتنی ترقی نہ کی تھی۔ کہ وہ اپنے اندر اُن سوالات کے جوابات پیدا کر سکتے۔ جنہوں نے کہ موجودہ زمانے میں عیسائیت کی عمارت کو بیخ و بنیاد سے ہلا دیا ہے۔ زمانہ حال کے سمجھدار عیسائیوں نے جب عیسائیت کے پرانے اصولوں کا موازنہ نئی علمی تحقیقات کی روشنی میں کیا تو انہوں نے اُن کو صد درجہ ناقص پایا۔ یورپ کے سیاسی اور مذہبی لیڈروں نے عیسائیت کے اصولوں کو نہایت قدیم زمانے کی لامذہبیت کے بوسیدہ خیالات سے تعبیر کیا ہے۔ بلند پایہ مؤرخوں اور مصنّفوں نے عیسائیت کے دُور از فہم عقائد پر دل کھول کر استہزا کیا ہے۔ اور اُن سے اپنی بریت کا اظہار کیا ہے۔ سر آلور لاج۔ ڈین انگ پادری برمنگم۔ ڈاکٹر برٹرینڈ رسل۔ ایچ۔ جی۔ ویلز۔ برنارڈ شا اور والیول اُن سینکڑوں مغز زاور معروف فلاسفروں۔ سائنسدانوں اور مذہبی رہنماؤں میں سے چند ایک ہستیاں ہیں۔ جنہوں نے عیسائیت کے اُن عقائد باطلہ کی کلی یا جزئی طور پر تردید کی ہے جن کو اُن کے آباؤ اجداد کی مضطرب بے چین روحوں نے اپنے لئے مدارِ نجات تصوّر کیا ہوا تھا۔ کفارہ اور تثلیث ہی دو ایسے مرکزی نقطے ہیں جن کے گرد عیسائیت کا تمام نظام چکر لگا رہا ہے۔ مگر فی زمانہ مشکل سے کوئی فہمیدہ اور عاقل انسان ایسا ملیگا جو اِن ہر دو عقائد پر گریگری۔ آگسٹائن۔ لوتھر۔ لیٹیمر۔ کرینمر۔ اور بِرڈے کی طرح ایمان رکھتا ہو۔ بائیبل کا مبرّا عن الخطا ہونا یا یسوع مسیح کا جسمانی طور پر دوبارہ اِس دنیا میں تشریف لانا یا ہمچو دیگر مسائل اب ایسے لایعنی مسائل خیال کیئے جاتے ہیں جن پر عیسائی محققوں نے دل کھول کر نکتہ چینی کی ہے اور اِن کو ہر لحاظ سے موجبِ اعتراض گردانا ہے۔ جہنّم کا تصوّر جیسا کہ بائیبل میں درج ہے۔ ایک ایسا دُور از فہم اور قابل صد نفرین صورت میں پیش کیا گیا ہے کہ اکثروں نے تو اِس کی ہستی سے ہی انکار کر دیا ہے*

الغرض عیسائیت کا کوئی معمولی سے معمولی عقیدہ بھی ایسا نہیں رہا جس کو عیسائی دنیا نے اصولی رنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں عملاً ترک نہ کر دیا ہو۔ لیکن اِن تمام عقائد میں سے جتنی خبر الوہیت مسیح کے باطل عقیدہ کی لی گئی ہے اتنی اور کسی عقیدے کی نہیں لی گئی۔ ایک انسان کو جس میں عام انسانوں کی نسبت کوئی خاص خوبی کی بات نہ تھی۔ خدا یا خدا کے برابر یا اُس کا شریک خیال کرنا ایک ایسا لغو اور باطل عقیدہ ہے۔ جس کو عقلِ انسانی دُور سے دھکے دیتی ہے۔ حالانکہ بائیبل کے اپنے بیان کے مطابق یسوع مسیح ایک ایسا کمزور اور بے کس انسان ثابت ہوتا ہے۔ کہ اُس کی اُلوہیت اور ابنیت کے عقیدے کے وجود کو ہی تسلیم کرنا ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ اور یہ بات تو وہم میں بھی نہیں آسکتی۔ کہ کس طرح اِس بے بنیاد عقیدہ کو یسوع کے پیرووں میں اقتدار و نفوذ حاصل ہو گیا تھا۔ جس کو کوئی عقلِ سلیم ماننے کے لئے تیار نہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان کتنی زود اعتقاد ہستی ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ کس طرح اعلیٰ دماغ اور قابلیت کے لوگ عوام کے اندر جن میں کہ وہ پیدا ہوئے ہوں اور رہے ہوں اپنے ذاتی اختراع کردہ خیالات کی اشاعت کر کے اُن کے عقائد کو متاثر کر سکتے ہیں جیسا کہ پطرس نے کیا۔ اور پھر اُن لوگوں کے ذریعہ بعد میں آنے والی نسلوں میں بھی وہی عقائد رائج کرا سکتے ہیں اور اس طرح انسانی تاریخ میں اپنے غیر محقق خیالات کے اثرات چھوڑ جاتے ہیں +

مذہبی محققوں نے اپنی حال کی تحقیقات میں ثابت کیا ہے۔ کہ موجودہ عیسائیت کے اصول حقیقت میں پُرانے زمانے کے بُت پرستوں اور لامذہب لوگوں کے عقائد کی خوشہ چینی ہے ورنہ بائیبل کے اندر یسوع مسیح کی جو سوانح اور تعلیم درج ہے اس کی رُو سے اُلوہیتِ مسیح کا عقیدہ مسیح کی طرف کسی طرح بھی منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ یُورپ نے اس عقیدہ کی آجکل اُتنی ہی شدّت کے ساتھ مخالفت کی ہے جتنی شدّت کے ساتھ اِس عقیدہ نے قبل ازیں قبولیت حاصل کی ہوئی تھی بلکہ زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس عقیدہ کی مخالفت زیادہ تر انہی حلقوں میں ہو رہی ہے جو اوائل میں اِس عقیدہ کے سب سے زیادہ جوشیلے مدّاح تھے +

آجکل جس عقیدہ نے عیسائیت کے مذہبی حلقوں میں بہت بڑی ہلچل مچا دی ہے اور جس کے گرد یورپ اور امریکہ کے لوگ کثرت کے ساتھ جمع ہو رہے ہیں۔ یہ ہے:-

"یسوع مسیح نے بائیبل میں جسمانی طور پر جیسا کہ کنواری کے بطن سے اُس کا پیدا ہونا ظاہر کرتا ہے ابن اللہ ہونے کا ہرگز ہرگز دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی اُس نے معنوی رنگ میں ابن اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ بلکہ اُس نے ابن اللہ ہونے کا دعویٰ ایسے عام رنگ میں کیا ہے جسے تمام انسان بغیر کسی خصوصیت اور استثناء کے خدا کے بیٹے (ابن اللہ) ہوتے ہیں جس کے معنے یہ ہیں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان خدا کے حضور قرب اور محبّت میں اسقدر بڑھ جاوے کہ وہ انہی اخلاقی اصولوں پر عمل پیرا ہو جاوے جن پر خود خدا عمل کرتا ہے۔"

مذکورہ بالا خیالات جو فی الحقیقت یسوع کے متعلق اصلی اور صحیح خیالات ہیں۔ اور درحقیقت ایسے خیالات ہی کسی مذہبی ریفارمر کے متعلق درست مانے جا سکتے ہیں۔ اُن کی اختراع کا سہرا پروفیسر ہارنک اور اُس کے قابل مصاحب ارنسٹ رینسن کے سر پر ہے۔ عیسائیت کے اِن ہر دو فرزندوں نے اپنے اِن خیالات کا اظہار ایسے وقت میں کیا جب پُرانے عقیدے سے سرِ مو فرق کرنے والا بائیکاٹ کر دینے یا سوسائٹی سے باہر نکال دینے کی سزا کا مستوجب سمجھا جاتا تھا۔ مگر سچ یہ ہے کہ اِن ہر دو اصحاب نے اور ایسا ہی یُورپ اور امریکہ کے دیگر محققوں نے ایسے خیالات ظاہر کر کے تمام دنیا کے واحد رہنما یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی حقیقتاً سچی تعلیم کے لئے راستہ تیار کر دیا ہے تا آپؑ کی تعلیم جو مستقبل قریب میں عیسائیت کے غلط اصولوں کو بیخ و بن سے ہلا دینے والی تھی آسانی کے ساتھ قبولیتِ عام کا درجہ حاصل کر سکے اور پیشتر اِسکے کہ مسیح موعودؑ اُس سچی تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کریں قدرت نے عیسائی مذہب کے خلاف اُسکے اپنے ہی فرزندوں میں سے ایسی ہستئیں پیدا کر دیں۔ جنہوں نے عیسائیت کے اُن اصولوں کو جو دو ہزار سال سے قبول کیئے جا رہے تھے بے حقیقت اور ناقابل عمل ثابت کر دیا اور درحقیقت مسیح موعودؑ کا مشن بھی یہ ہے کہ پہلے مسیحؑ کی گمراہ اور گم شدہ بھیڑوں کو دوبارہ مسیحؑ کے حلقے کے اندر یعنی حقیقی اطاعت کے اندر آکر داخل کرے ÷

غرض پروفیسر ہارنک نے اپنی کتاب "عیسائیت کیا ہے" کے اندر اُلوہیت مسیحؑ پر ذیل کا تبصرہ کیا ہے :۔

"دوسری جگہ پر یسوع مسیح نے زمین و آسمان کے پروردگار کو اپنا خدا اور باپ۔ اپنا خالق اور واحد مالک ظاہر کیا ہے۔ یسوع مسیح کو یقین ہے کہ جو کچھ اُس کو دیا گیا ہے یا جو کام بھی اُسے کرنا ہے اُس کا سرچشمہ وہی ذاتِ قدیم ہے۔ وہ اُسی ہستی باری تعالیٰ کے آگے دست بدعا ہے اور اُسی کی مرضی کے آگے اپنا سر نگوں کرتا ہے اور ہر وقت اِسی تگ و دو میں لگا ہُوا ہے کہ اُس مالکِ حقیقی کی مرضی کو معلوم کرلے اور اُس پر عمل پیرا ہو سکے۔ ارادہ۔ قوّت۔ فہم اور انجام غرض ہر ایک چیز کا مبدء اور سرچشمہ وہی ایک باپ ہے۔ یہی وہ تعلیم ہے جو بائیبل میں درج ہے اور یہ کسی طرح سے بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توڑی موڑی نہیں جا سکتی۔ پس وہ ہستی جو احساسات میں پرستش و عبادت میں۔ محنت و ریاضت میں۔ برداشتِ تکالیف میں۔ تمام باقی انسانوں سے ملتی جلتی تھی۔ خدا ہوتے ہوئے انسان تھی اور سوائے انسان کے کچھ نہ تھی"

آگے چل کر وہ کہتا ہے:۔

"آؤ سب سے پہلے ہم ابن اللہ کے خطاب پر غور کریں۔ یسوع نے اپنی ایک تقریر میں اس بات کو خاص طور پر واضح کیا ہے کہ کن معنوں میں وہ اپنے آپ کو ابن اللہ کہتا ہے۔ یہ تقریر متی کی انجیل میں ملے گی اور یوحنا کی انجیل میں جیسا کہ شائد خیال کیا جاوے نہیں ملے گی۔ اور وہ تقریر یہ ہے:۔ "بیٹے کو سوائے باپ کے کوئی دوسرا شخص نہیں پہچان سکتا اور نہ ہی کوئی دوسرا شخص باپ کو پہچان سکتا ہے سوائے بیٹے کے یا اُس شخص کے جس کو بیٹے نے باپ کی بابت علم دیا ہو" پس یہی وہ عرفان الٰہی ہے جہاں سے ابن اللہ کی حقیقت کا آغاز ہوتا ہے اور اسی عرفان کی وجہ سے یسوع نے اُس پاک ہستی کو پہچانا۔ جو تمام زمین و آسمان پر بحیثیت باپ کے ہاں بحیثیت یسوع کے باپ کے حکمرانی کر رہی ہے۔ پس ابن اللہ ہونے کا یہ احساس جو یسوع کو تھا سوائے اِسکے کچھ نہ تھا کہ اُس نے خدا کو باپ کی طرح اور اپنے باپ کی طرح پہچانا تھا اور اگر حقیقی طور پر سمجھا جائے تو ابن اللہ کے معنی سوائے عرفان الٰہی حاصل کردہ کے اور کچھ بھی نہیں"

یسوع مسیح کسی نئے مذہب کا بانی نہیں تھا اور نہ ہی یسوع نے کسی خاص مذہب کی اشاعت کی۔ موجودہ عیسائیت بعد کی ایجاد ہے۔ پروفیسر ہارنک عیسائی عقیدے کے اِس پہلو کو اور ساتھ ہی ابن اللہ کی مزید توضیحات کو اس طرح بیان کرتا ہے:۔

"یسوع نے لوگوں کی توجہ کو بڑے اہم سوالات کی طرف مبذول کرایا۔ اُس نے ان سے وعدہ کیا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ اُن پر اپنا رحم و کرم نازل کریگا اُس نے اُن سے چاہا کہ وہ اپنے طور پر فیصلہ کرلیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ کیا وہ خدا کو چاہتے ہیں یا میمن بُت کو؟ کیا وہ ہمیشہ کی زندگی چاہتے ہیں یا دنیاوی زندگی کو؟ کیا وہ روح کے طلبگار ہیں یا محض جسم کے؟ کیا وہ فروتنی مانگتے ہیں یا انانیت؟ کیا وہ محبت کے چاہنے والے ہیں یا خودغرضی کے؟ اور اخیر میں کیا وہ سچائی کے دوست ہیں یا جھوٹ کے؟ مذکورہ بالا سوالات انسان کو خدا کی پدرانہ شفقت کے خوش کن پیغام کی طرف توجہ دلاتے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُس کو اِس بات پر آمادہ کرتے ہیں۔ کہ کیا وہ خدا کی اور ہمیشہ کی زندگی کی طرف آنا چاہتا ہے یا فانی دنیا کی طرف "۔ یسوع کے اِس اعلان کے مطابق خدا کی کتاب کا تعلّق محض باپ کے ساتھ ہے نہ کہ بیٹے کے ساتھ۔ یہ کوئی معمہ نہیں بلکہ صداقت کا صاف صاف اور سادہ الفاظ میں اظہار ہے "۔

جو ثبوت پروفیسر ہارنک نے یسوع کے انسان ہونے کے متعلّق بائیبل سے دیا ہے۔ اس کی تائید اور اُس کو زیادہ تقویت ارنسٹ رینن کے ذیل کے بیان نے دی ہے۔ یہ صاحب عیسائیت کے بڑے بھاری عالم ہیں اور اُن کی رائے عیسائیت کے اصولوں کے متعلق نہایت صائب مانی گئی ہے وہ فرماتے ہیں "اس میں شک کرنے کی ہرگز کوئی گنجائش نہیں کہ یسوع نے کبھی وہم بھی نہیں کیا تھا کہ خدا اُس کے اندر حلول کر گیا ہے ایسا خیال تو یہودیوں کے دماغ کے لئے بالکل بیگانہ تھا اور اُس کا کسی انجیل میں نام و نشان تک نہیں۔ سوائے یوحنا کی انجیل کے بعض حصص کے جس کے متعلق ہرگز قیاس نہیں کیا جا سکتا کہ وہ الفاظ یسوع کے خیالات کی ترجمانی ہیں بلکہ یسوع تو بعض اوقات ایسے عقائد کے اظہار میں نہایت احتیاط سے کام لیتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو متی ۱۹ : ۱۷[1] - مرقس ۱۰ : ۱۸[2] و لوقا ۱۸ : ۱۹[3] - یہ الزام کہ یسوع نے اپنے آپ کو خدا یا خدا کے برابر کہا ہے۔ اِس کے متعلق تو یوحنا کی انجیل بھی یہی کہتی ہے۔ کہ یہ یہودیوں کا بہتان ہے ملاحظہ ہو یوحنا ۵ : ۱۸۔ اِس آخری انجیل میں یسوع اپنے آپ کو باپ سے کم قرار دیتا ہے۔ یوحنا ۱۴ : ۲۸[4] ایک اَور جگہ پر وہ قسم کھاتا ہے کہ باپ نے اُس کی طرف کسی قسم کی وحی نازل نہیں کی۔ ملاحظہ ہو مرقس[5] ۱۰ : ۳۵ سے ۴۰۔ یسوع اپنے آپ کو بیشک معمولی انسانوں سے کچھ برتر سمجھتا ہے۔ مگر خدا سے اپنے آپ کو بالکل جُدا اور علیحدہ قرار دیتا ہے۔ وہ بلاشبہ خدا کا بیٹا ہے مگر تمام دوسرے انسان بھی تو کم و بیش خدا کے بیٹے ہی ہیں یا خدا کے بیٹے بن سکتے ہیں۔ ملاحظہ ہو :-

---

[1] اس نے اسے کہا تُو کیوں مجھے نیک کہتا ہے نیک تو کوئی نہیں مگر ایک یعنی خدا۔

[2] یسوع نے اسے کہا تُو مجھے نیک کیوں کہتا ہے نیک کوئی نہیں مگر ایک یعنی خدا۔

[3] یسوع نے اس کو کہا تُو کیوں مجھے نیک کہتا ہے کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خدا۔

[4] کیونکہ میرا باپ مجھ سے بڑا ہے۔

[5] لیکن میرے دہنے اور بائیں ہاتھ کسی کو بیٹھنے دینا میرا کام نہیں۔ مگر ان کو جن کے لئے تیار کیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متی ۵/۹-۴۵[1] لوقا ۳/۳۸ و ۶/۳۵[2] و ۲۰/۳۶[3] - لہٰذا ہر ایک انسان پر واجب ہے کہ وہ ہر روز خدا کو باپ کر کے پکارے۔ تمام وہ لوگ جو دوبارہ مبعوث کیئے جاوینگے خدا کے بیٹے ہونگے - ملاحظہ ہو لوقا ۲۰/۳۶ عہدنامہ عتیق میں ابن اللہ کا محاورہ صرف اُن لوگوں کے لیئے بولا گیا ہے جو خدا کے حضور پہنچ جاتے تھے - ابن کا لفظ عبرانی زبان میں اور ایسا ہی عہدنامہ جدید کی اصطلاح میں وسیع المعانی ہے۔ علاوہ ازیں یسوع کے نزدیک انسان سے مراد کوئی حقیر کم حیثیت مخلوق نہیں بلکہ - - - - یسوع کے شاعرانہ تخیل میں انسان کا پھونک خدا کا پھونک ہے اور اُس کا ایک پھونک تمام کائناتِ عالم میں جگہ حاصل کر لیتا ہے۔ خدا انسان کے اندر رہتا ہے - اور اُسی کے ذریعہ سے اُس کی ہستی قائم ہے جیسا کہ انسان بھی خدا کے اندر رہتا ہے اور خدا کے ذریعہ سے ہی ہستی پذیر ہے"

ہماری ہمیشہ سے یہی رائے رہی ہے کہ ابن اللہ کا محاورہ جیسا کہ بائیبل میں یسوع کے متعلق استعمال ہُوا ہے سوائے اِس کے اور کوئی معنی نہیں رکھتا کہ یسوع خدا کا ایسا ہی مُحب اور محبوب تھا جیسا کہ بیٹا باپ کا مُحب اور محبوب ہوتا ہے۔ یسوع کا تعلق خدا سے بعینہٖ ایسا ہی تھا جیسا خدا کا تعلق اپنے دیگر پیغمبروں کے ساتھ تھا۔ ابن اللہ کا خطاب بائیبل میں کتنے ہی پیغمبروں کو دیا گیا ہے - اور بہتیرے خدا پرست اور بزرگ بائیبل میں اِس نام سے خطاب کیئے گئے ہیں مگر عجیب طرفہ یہ ہے کہ جہاں بائیبل میں ابن اللہ کا لفظ دوسرے پیغمبروں اور نیک لوگوں کے لیئے بولا گیا ہے وہاں وہ تو انسان ہی خیال کیئے جاتے رہے ہیں - اور ہرگز ہرگز اُن کو خدا کی اُلوہیت میں شریک نہیں کیا جاتا رہا - لیکن وہی لفظ جہاں یسوع کے لیئے استعمال ہُوا ہے اور گو استعارہ کے رنگ میں ہی استعمال ہُوا ہے اور باقی پیغمبروں کی نسبت نہایت کم شان

---

[1] مبارک وہ جو صلح کرنے والے ہیں کیونکہ وہ خدا کے فرزند کہلائینگے۔

(۲) تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے فرزند ہو۔

[2] پھر پانے کی امید نہ رکھ کر قرض دو تو تمھارا بدلا بڑا ہوگا اور تم خدا تعالیٰ کے فرزند ہو گئے۔

[3] لیکن جو لوگ اس جہان کے اور قیامت کے شریک ہونے کے لائق ٹھیرتے نہ بیاہ کرتے نہ بیاہے جاتے وہ پھر نہیں مرنے کے کیونکہ وہ فرشتوں کی مانند ہیں اور قیامت کے بیٹے ہو کے خدا کے بیٹے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں استعمال ہوا ہے۔ تو وہاں فوراً اِس محاورے کے معنی ذات باری تعالیٰ سمجھ لئے گئے ہیں۔ حالانکہ جہاں جہاں یہ لفظ یسوع کے متعلق استعارے کے رنگ میں بولا گیا ہے وہاں اس بات کی صراحت بھی نہیں کی گئی کہ واقعی یہ اُسی کے لئے بولا گیا ہے یا یونہی کھینچ تان کر اُس کی طرف منسوب کر لیا گیا ہے۔ اگر اِلٰہ اِسی طرح بے ہنگام طور پر بنائے جانے لگیں تو اِن کی تعداد صرف تین تک محدود نہ کرنی پڑیگی۔ بلکہ اِن کی تعداد کی ایک لمبی چوڑی فہرست بن جائیگی جس میں خداوندوں کی تعداد ہندوؤں کے تیس کروڑ دیوتاؤں سے بھی تجاوز کر جائیگی حالانکہ ہندو لوگ عیسائیوں کے نزدیک ایک مشرک بُت پرست قوم ہے +

اپنی اِس رائے کی تائید میں ہم مسٹر جے مڈلٹن مرے کی "تاریخ یسوع" میں سے ذیل کا اقتباس درج کرتے ہیں۔ اِس تاریخ نے پچھلے پانچ چھ سال کے عرصہ میں انگلینڈ کے تمام مذہبی حلقوں میں ایک تہلکہ مچا رکھا ہے :۔

"اُن لاکھوں انسانوں میں سے جو یسوع کے کسی نہ کسی رنگ میں پیرو سمجھے جاتے ہیں بہت تھوڑے لوگ ایسے ہونگے۔ جنہوں نے یسوع کے پیغام کی حقیقت کو سمجھا ہے یا سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ اُن کو بھی اُس کے سمجھنے میں سخت ٹھوکر لگی ہے کیونکہ وہ اپنے زعم میں یسوع کو ابن اللہ قرار دینے والے تھے جو نہایت ہی تعجب انگیز اور ناقابلِ فہم بات ہے۔ جبکہ واقعہ یہ ہے کہ نہ تو یسوع حقیقت میں خدا کا بیٹا تھا اور نہ ہی اُس نے ایسا ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ وہ اپنے آپ کو ابن اللہ اُسی رنگ میں خیال کرتا تھا جس رنگ میں کہ وہ دوسرے لوگوں کو بھی ابن اللہ قرار دیتا تھا فرق صرف اتنا تھا کہ وہ سمجھتا اور جانتا تھا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں۔ یعنی اُس کو اِس بارے میں معرفت تامّہ تھی۔ برخلاف دوسرے لوگوں کے جن کو یہ معرفت نہ ملی تھی یعنی وہ نہ جانتے تھے کہ وہ خدا کے بیٹے ہیں پس اِس لحاظ سے وہ خدا کا پہلا بیٹا تھا۔ لیکن بایں ہمہ اُس کے پیغام میں اِس کا ذکر تک بھی نہیں ہے۔ یسوع تو حقیقت میں یہ امید افزا خبر لے کر آیا تھا کہ تمام لوگ خدا کے بیٹے ہیں بشرطیکہ وہ بیٹے بننا چاہیں اور اِس بارے میں وہ اُن کی رہبری کرنے کو آیا تھا۔ یہ تھا یسوع کا سادہ مگر پُر از حکمت پیغام جس کا وہ گلیل کے لوگوں میں پرچار کرنے کو آیا تھا"

ہم نے دانستہ یسوع کے اللہ یا ابن اللہ ہونے کے خلاف اپنی طرف سے دلائل دینے میں احتراز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا ہے۔ کیونکہ یہ امر کہ وہ عام انسانوں کی طرح پیدا ہو کر زندہ رہا اور پھر مرگیا ایک ایسی مستحکم اور ناقابلِ عبور چٹان ہے کہ اُس کو خدا ثابت کرنے کے لئے کوئی دلیل بھی اُس کے مقابلے میں نہیں ٹھیر سکتی ؎

ہم نے اس بات کی تائید میں کہ یسوع میں دوسرے پیغمبروں اور نبیوں کی نسبت کوئی ایسی زیادہ خصوصیت نہ تھی جو اُس کو خدا کا شریک قرار دے صرف بائیبل یا عیسائی علماء کے اقوال نقل کرنے پر ہی اکتفا کیا ہے۔ دراصل ہمارے مضمون کی یہ پہلی قسط مستقبل میں آنے والے ایک بڑے مضمون کی تمہید ہے۔ جو ہم انشاء اللہ تعالیٰ اگلے پرچے میں ہدیہ ناظرین کرینگے۔ اور جس میں ہم پُرانے تاریخی حوالہ جات سے ثابت کرینگے کہ یسوع کے متعلق ابن اللہ کے لفظ کا کس طرح آغاز ہُوا اور بعد میں اس لفظ نے کس طرح یسوع کے متعلق استعمال ہونے میں رواج پکڑا۔ جس بارے میں کہ حاشا وکلا یسوع پر کوئی ذمہ واری عائد نہیں ہو سکتی ۔ (باقی دارد)

انفرادی تبلیغ کی قبولیت سے مشرف

خدیجہ بنت خویلد - زید بن حارثہ - ابو بکر بن قحافہ

عثمان بن عفان - زبیر بن العوام - عبد الرحمٰن بن عوف

طلحہ بن عبد اللہ - ابو عبیدہ عامر - ابو سلمہ عبد اللہ بن عبدالاسد

ارقم بن ابی ارقم - عبیدہ بن حارث - سعید بن زید عدوی

فاطمہ بنت الخطاب

علی الاعلان تبلیغ سے مشرف قبائل

بنو عامر بن صعصعہ - محارب - فزارہ - غسان - مرہ

بنو حنیفہ - سلیم - عبس - بنو نصر - لکاد - کندہ

کعب - حرث - عذرہ - حضارمہ

اوّلین انصار

اسعد بن زرارہ - سعد بن ربیع - عبد اللہ بن رواحہ - رافع بن مالک

براء بن معرور - عبد اللہ بن عمرو - عبادہ بن صامت - سعد بن عبادہ - منذر بن عمرو

اسعد بن حضیر - سعد بن خیثمہ - ابو الہیثم -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام اور عیسائیت

تاریخوں کے لحاظ سے واقعات کا مقابلہ

مندرجہ ذیل ٹیبل مسٹر کیش کی تصنیف "اشاعت اسلام" صلہ سے اخذ کیا گیا ہے۔ (ایڈیٹر انگریزی ریویو)

اسلام		یورپ و ایشیا
	سنہ ۵۷۰ء ولادت نبی کریم صلعم	سنہ ۵۹۰ء انگلستان میں گریگری اعظم نے اپنے مشنری بھیجے۔
سنہ ۵۷۰ء تا سنہ ۶۳۲ء زمانۂ نبوت	ہجرت نبویؐ سنہ ۶۲۲ء ہجرت نبویؐ سنہ ۶۲۸ء حضرت رسول کریمؐ نے دنیا کی تمام حکومتوں کی طرف مراسلات بھجوائے	سنہ ۵۹۷ء جنگ ہائے ایرانی بانی زین نشین خسرو ثانی دوم، یروشلم انیٹاچ (انطاکیہ) اور مصر کو فتح کر کے باسفورس کی طرف بڑھا (۶۱۵) قسطنطنیہ کے ہرکولیس نے ایرانیوں کو نائن وے کے مقام پر شکست دی (۶۲۷)
	سنہ ۶۳۲ء وفات نبی کریم صلعم	سنہ ۶۲۸ء عرب تاجر کینٹون میں پہنچے جن کو حضرت رسول پاکؐ نے بادشاہ کی طرف دعوت الی الاسلام کا خط دیکر بھیجا تھا۔

نوٹ:- یورپ اور ایشیا باہمی جنگ وجدال میں منہمک تھے کہ عرب کا یہ دُرِّ یتیم آہستہ آہستہ منصۂ شہود پر آرہا تھا +

اسلام		یورپ و ایشیا
سنہ ۶۳۲ء تا سنہ ۶۶۱ء سلطنت اسلامیہ کا پہلا دور۔ مدینہ کو دارالخلافہ بنا کر عربوں		سنہ ۶۳۱ء تائی ٹسنگ (چین) کے دربار میں نسطوری مبلّغ ایران سے آئے۔ سنہ ۶۳۲ء تا سنہ ۶۵۵ء انگلستان میں عیسائیت بڑی سُرعت کے ساتھ پھیل رہی تھی۔

کی حکومت خلفاء راشدین کا زمانہ ۔	۶۳۴ء جنگِ یرموک مسلمانوں کے ہرکولیس (ہرقل) کو ہزیمت دی۔ ۶۳۷ء جنگِ قادسیہ ایرانیوں کو مسلمانوں نے شکست دی۔ ۶۵۵ء یونانی بائیزنٹین کو سکندریہ کے مقام پر شکست دیکر بھگا دیا۔ ۶۵۶ء حضرت عثمان کا قتل اور مدینہ دارالسلطنت کے ساتھ عرب حکومت کا خاتمہ۔	۶۳۲ء مشرقی اینگلز عیسائی ہو گیا۔ ۶۳۴ء مغربی سیکسنز عیسائی ہو گئے ۶۵۴ء قریباً ہر انگریزی ملک میں مشن بنائے گئے۔

نوٹ:- حکومتِ اسلامیہ کی مشرقی و مغربی حدود عیسائی مشنریوں کی سرگرمیوں کے دوش بدوش ہی مشرق میں چین تک اور مغرب میں انگلستان تک پہنچ چکی تھیں +

	اسلام	یورپ و ایشیا
۶۶۱ء تا ۷۴۹ء امویہ خاندان (دمشق)	۶۶۸ء طرابلس سے باسفورس تک عربوں کی یلغارین قسطنطنیہ پر حملہ۔ ۷۱۱ء ہسپانیہ میں مسلمانوں کا دخول۔ ۷۱۵ء اندلس سے چین تک سلطنتِ اسلامیہ کی وسعت۔ ۷۱۸ء پر مسلمانوں کی شکست ۷۴۹ء حکومتِ اسلامیہ کا انتشار	۶۶۴ء کانفرنس وِٹ بی روم اور انگلستان کے فرقوں کا اتحاد۔ ۶۶۸ء تھیوڈور آف ٹارسس اسقف اعظم کنٹربری۔ تنظیم چرچ انگلستان۔ ۷۱۹ء بونی فیس نے جرمن میں عیسائیت کی تبلیغ کی۔

نوٹ:- انگلستان میں اوّلین حکومتِ اسلامیہ کی حدود عیسائیوں کی حدود سے ملتی تھیں۔ اب اس دوسرے دور میں عیسائیوں کی سرگرمیاں تمام یورپ میں اپنا رنگ دکھانے لگیں +

	اسلام	یورپ و ایشیا
۷۴۹ء تا ۱۲۵۸ء عباسی خاندان (بغداد)	۷۸۶ء ہارون الرشید خلیفۃ المسلمین فی البغداد و شاہِ ممالک مشرقیہ	۷۵۵ء جرمنی میں بونی فیس کا قتل۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عباسیوں کا عہدِ زریں اسلام کی حیات	سنہ ۸۰۰ء ہارون الرشید کا ہمعصر چارلس میگنی۔ سنہ ۸۲۸ء اگرٹ انگلستان کا پہلا بادشاہ۔ سنہ ۸۵۲ء بورس بلگیریا کا پہلا بادشاہ۔
سنہ ۸۶۵ء حریف خلفاء انقلاب پسندوں کا ظہور۔ بدعات دُور کے ممالک کا بغداد سے قطع تعلق۔ سنہ ۸۶۱ء تا سنہ ۱۲۵۸ء ستائیس خلفاء ترکی تاجروں کی اقبالمندی سنہ ۱۰۳۱ء تا سنہ ۱۰۷۵ء ترکستان میں سلجوق خاندان کی بنیاد۔	سنہ ۸۸۶ء الفرڈ شاہ انگلستان۔
اسلام	**یورپ و ایشیا**
	سنہ ۱۰۱۳ء کینیوٹ شاہ انگلستان۔ سنہ ۱۰۶۶ء نارمن کی فتح انگلستان۔ سنہ ۱۰۹۶ء پہلی صلیبی جنگ۔ سنہ ۱۱۸۷ء صلاح الدین نے یروشلم فتح کیا۔ سنہ ۱۲۰۴ء لیلیس نے قسطنطنیہ فتح کیا۔ سنہ ۱۲۱۴ء چنگیز خاں نے پیکنگ فتح کیا۔ سنہ ۱۲۲۱ء پانچویں صلیبی جنگ میں ناکامی
سنہ ۱۲۵۸ء ترکوں نے بغداد کو لوٹا اور خلفاء کو قتل کر دیا۔	سنہ ۱۲۴۰ء منگول نے کیف کو برباد کیا۔

نوٹ:- یہ دَور جو عباسی حکومت کے انتشار سے متعلق ہے یورپ کی تحریک "فرقہ دارانہ" سے ملتا ہے۔ مشرق میں بغداد کی شان و شوکت مغرب میں مقدس رومی حکومت کی شان و شوکت سے مقابلہ کرتی تھی اُدھر ولیم انگلستان کو فتح کر رہا تھا اور اِدھر ترکوں کا ستارہ آسمان اقبالمندی پر بلند ہو رہا تھا؛

اسلام		یورپ و ایشیا
۱۲۵۸ء تا ۱۴۵۳ء قسطنطنیہ کی فتح سے قبل اسلامی سلطنت ترکوں کے ماتحت رہی	۱۲۵۸ء - ۱۲۹۵ء سلجوقی۔عثمانی ترکوں سے لڑتے رہے عثمانی ترکوں کی فتح۔ ۱۳۰۰ء تا ۱۳۳۵ء ترکوں نے یونان پر حملہ کیا۔ ۱۳۴۸ء تھیاڈورا دختر شاہ کنسٹاکیوزنس کی شادی سلطانِ ٹرکی کے ساتھ۔ ۱۳۵۵ء ترکوں نے باسفورس کو عبور کرلیا ۱۳۶۱ء ایڈریانوپل کی فتح۔	یورپ باقی دنیا سے علیحدہ ہوگیا۔اور مسلمانوں نے بحیرہ روم۔مشرقی یورپ ایشیا کوچک اور شمالی افریقہ پر قبضہ کرلیا۔ ۱۲۷۱ء مارکوپولو نے سفر شروع کیا۔تیرھویں اور چودھویں صدی میں یورپ میں انقلاب اعظم ہُوا۔ ریفریشن شروع ہوگئی۔یورپ کو جانے کے لئے نئے راستے دریافت ہوئے

اسلام		یورپ و ایشیا
	۱۳۶۴ء ترکوں نے ریاستہائے بلقان کو فتح کیا ۱۴۰۲ء تیمور نے انگورا میں ترکوں کو شکست دی۔ ایشیائے کوچک میں ٹرکی حکومت کا انتشار۔ ۱۴۳۸ء ترکوں نے سیلونیکا فتح کی۔ ۱۴۴۴ء سگری کے ساتھ ترکوں کی لڑائی۔ ۱۴۵۳ء فتح قسطنطنیہ۔	۱۳۷۸ء چرچ آف روم میں شقاق۔ ۱۳۸۴ء جان وِیکلف کی وفات ۱۳۹۸ء پریگ میں جان ہَس ۱۴۴۵ء پرتگالوں نے کیپ ورڈے کی دریافت کی

نوٹ:۔ اس دَور میں مسلمانوں کی حکومت عروج پر تھی۔یورپ کا باقی دنیا سے قطع تعلق ہوگیا۔لیکن اس کو خطرہ تھا کہ ترک حملہ نہ کردیں۔ اور اس دَور میں ایک نئے زمانہ کا ظہور ہُوا۔ جو موجودہ نظامِ ترکیبی کا پیش خیمہ سمجھا جاسکتا ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

	اسلام	یورپ و ایشیا
سنہ ۱۴۵۳ء - سنہ ۱۶۸۳ء قسطنطنیہ کی فتح سے لیکر وینہ کی شکست تک ترکستان کا حال۔	سنہ ۱۴۵۱ء ٹرکی نے اٹلی کی فتح کا ارادہ کیا سنہ ۱۵۱۲ء سلیم نے خلیفہ کا خطاب اختیار کیا سنہ ۱۵۲۰ء سلیمان اعظم نے بغداد سے لیکر ہنگری تک حکومت کی۔ سنہ ۱۵۲۲ء مسلمانوں نے رہوڈ کو فتح کیا سنہ ۱۵۲۵ء بابر نے دہلی فتح کی۔ سنہ ۱۵۲۹ء وینا پر حملہ سنہ ۱۶۸۳ء ترکوں کو وینا کے مقام پر شکست مسلمانوں کی سلطنت یورپ میں بھی پھیل گئی۔	سنہ ۱۴۸۶ء ڈیاز نے کیپ آف گڈ ہوپ (راس امید) کے گرد چکر لگایا۔ سنہ ۱۴۹۲ء کولمبس نے امریکہ دریافت کیا۔ سنہ ۱۴۹۸ء ورس کوڈے گاما کیپ آف گڈ ہوپ کے گرد ہوکر ہندوستان پہنچا۔ سنہ ۱۵۱۷ء وٹن برگ میں لوتھر۔ سنہ ۱۵۱۹ء میجلن نے دنیا کے گرد چکر لگانا شروع کیا۔ سنہ ۱۵۲۷ء جرمنوں نے روم کو لوٹا گھسوٹا۔ سنہ ۱۶۲۰ء مے فلاور اور امریکہ کی مہم۔ سنہ ۱۶۴۹ء انگلستان میں کامن ویلتھ سنہ ۱۶۶۰ء چارلس دوم

نوٹ :- اس دور میں ترکوں کو وینہ کے مقام پر شکست ہوئی اور ان کا تنزل شروع ہوگیا۔ نئی دنیا دریافت ہوئی۔ فیوڈل سسٹم کا خاتمہ۔ یورپ میں جمہوریت کی ابتدا ۔

	اسلام	یورپ و ایشیا
سنہ ۱۶۸۳ء تا سنہ ۱۹۲۴ء شکست وینہ سے لیکر سنہ ۱۹۲۴ء تک جسمیں ترکوں کے تنزل کا ذکر ہے۔	مسلمانوں کا تنزل شروع ہوگیا۔ اگلی دو صدیاں بغیر کسی ترقی کے گذر گئیں۔ سنہ ۱۷۳۶ء روس سے ترکوں کی جنگ اور کریمیا کی فتح۔ سنہ ۱۷۳۹ء اسٹریا نے بلگریڈ کا الحاق کیا سنہ ۱۷۷۴ء مولڈیویا اور ولیشیا کو روسی حفاظت میں رکھا گیا۔ سنہ ۱۸۲۹ء یونان کو آزادی حاصل ہوئی	سنہ ۱۷۷۶ء امریکہ کا اعلان آزادی سنہ ۱۷۸۹ء پیرس میں بیسٹائل کی تباہی سنہ ۱۸۰۴ء بونا پارٹ - ایک نئی

	۱۸۳۱ء محمد علی مصری نے ٹرکی پر چڑھائی کی مصر نے نصف آزادی حاصل کی۔	"مقدس رومی حکومت" کی خواب کا خاتمہ۔ ۱۸۳۲ء انگلستان میں "قانون اصلاح" اور جمہوریت کا فروغ۔

اسلام	یورپ و ایشیا
	۱۸۵۴ء جنگ کریمیا انگلستان فرانس اور ٹرکی کا روس کے خلاف رابطہ اتحاد۔
۱۸۷۹ء سائبریا۔ مونٹے نیگرو اور رومانیہ کا اعلانِ آزادی۔	۱۸۶۱ء امریکہ کی سیول نافرمانی۔
۱۹۱۱ء اٹلی نے ٹرپلی کو ملا لیا۔	۱۹۰۰ء چین میں باکسر کی طاقت۔ ۱۹۰۴ء۔ ۱۹۰۵ء چین اور روس کی لڑائی۔ ۱۹۰۹ء بیلریٹ نے پہلے دریا کو ہوائی جہاز پر عبور کیا۔
۱۹۱۳ء جنگ بلقان۔ یورپ میں ٹرکی کی حکومت اور کم ہو گئی۔	۱۹۱۲ء چینی ریپبلک۔ ۱۹۱۴ء۔ ۱۸۔ جنگ عظیم۔ یورپ میں ریپبلک
۱۹۱۸ء جنگ عظیم۔ ٹرکی کے ہاتھ سے شام۔ فلسطین عرب اور عراق نکل گئے۔ ۱۹۲۴ء خلافت کی نابودگی اور ریپبلک کا قیام۔ اب مسلمانوں کی حکومت کم ہو کر صرف ایشیائے کوچک اور مشرقی یورپ میں چھوٹے چھوٹے علاقوں پر مشتمل رہ گئی۔	مشرق میں تحریک فرقہ دارانہ بیرونی دشمنوں کے لئے مینڈیٹ حکومت کا قیام۔ لیگ آف نیشنز روس میں بولشویزم

نوٹ :۔ یہ دَور علاوہ یہ بتانے کے کہ مسلمانوں کی سیاسی طاقت کمزور ہو گئی اور یورپ نے دنیا پر قبضہ کر لیا۔ یہ بتاتا ہے کہ یورپ کی حدود کہاں تک پھیلیں۔ اور مشرق میں فرقہ دارانہ بیداری کس طرح ہوئی!

(ریویو انگریزی)　　ترجمہ عبدالرحیم شبلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہسپانیہ سے مسلمانوں کا خروج

عیسائی اور ہندو اسلام کو ایک تنگ نظر اور پُر تعصب مذہب کہتے چلے آئے ہیں۔ خواہ اسلام واقعہ میں ایسا ہو یا نہ ہو (اور یہ تو ہمارا ایمان ہے کہ وہ ایسا نہیں ہے) جو تعصب بعض عیسائی بادشاہوں اور ایسے سرکردہ لیڈروں نے دکھایا ہے اس کی نظیر نہیں ملتی۔ مسلمانوں کو ہسپانیہ سے ایک عیسائی بادشاہ نے جس کو بڑا متقی اور پرہیز گار سمجھا جاتا تھا۔ جس بے دردی سے نکلوا دیا تھا۔ اُس کے حالات نہایت روح فرسا ہیں۔ اور کون ایسا سنگدل ہوگا۔ جو اسپر آٹھ آٹھ آنسو نہ روئے سید امیر علی مرحوم اپنی کتاب History of Saracens یا تاریخ اسلام میں لکھتے ہیں:-

"نہ ہی "نیکدل" فرڈیننڈ اور نہ ہی "پاکباز" اِزبے بل اس عہدنامہ پر قائم رہنے کا ارادہ رکھتے تھے جو انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ کیا تھا۔ اور مسلمانوں کو اُن کے آخری جانباز نے یہودیوں کے حشر کے متعلق اطلاع دیدی تھی۔ یہ لوگ Saracens کی استبدادیت کے ماتحت ہی بڑھے پھولے تھے۔ اُن کی دولت نے کیسٹلین Castilian بادشاہوں کو للچا دیا تھا۔ ۱۴۹۲ء میں فرڈیننڈ نے جو اپنے لائحہ عمل کو مذہب کے پردہ میں چھپا رکھتا تھا اور ہمیشہ وعدے کرتا رہتا تھا ایک اعلان کیا کہ یا تو وہ اپنا مذہب چھوڑ دیں یا ان کو موت سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اس پر بعض تو مان جاتے لیکن اکثر اپنے مذہب پر قائم رہتے اور ایسے لوگوں کو الپگزارس Alpuxarras کی پہاڑی پرے جایا جاتا جہاں ان کو تہ تیغ کر دیا جاتا تھا۔ کیسٹیلین نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ ایک کثیر تعداد پناہ گزین تھی بارود سے اُڑا دیا۔ باوجودیکہ دشمنوں کی تعداد بہت زبردست تھی۔ مسلمانوں نے نہایت دلجمعی سے اُن کا مقابلہ کیا۔ اور ۱۵۰۱ء میں جبل بلنہ کے مقام پر ایک فتح بھی حاصل کی۔ جس نے پسماندگوں کے لئے مصر۔ ترکی۔ اور مراکو کی طرف جانے کے لئے ایک راہ کھولدی۔ تاہم اُن کا مال دولت اور اُن کے مویشی عیسائی بادشاہوں نے چھین لئے۔ جو باقی رہ گئے اور جن کی تعداد کافی تھی اُن کو تلوار کے آگے رکھ کر

معہ عورتوں بچوں اور بوڑھوں کے لیکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائیت قبول کر لینے پر مجبور کیا گیا۔ اگرچہ وہ نام کے عیسائی تھے۔ لیکن "دل سے مسلمان تھے کیونکہ وہ خفیہ طور پر خدا تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے۔ پوشیدہ طور پر وضو کرتے اور نماز پڑھتے۔" "جب پادری کے سامنے سے ہٹ آتے تو وہ اپنے بچّوں پر سے بپتسمہ کا پانی دھو ڈالتے۔ اور شادی کی عیسائی رسومات کو گھر آکر اسلامی رسومات سے بدل ڈالتے تھے۔"

اگر ہسپانیہ والے خدا ترس اور ایمان دار ہوتے تو وہ ان میثاقوں کی عزّت کرتے جو انہوں نے Granada (غرناطہ) کی فتح کے وقت دیئے تھے۔ اور اس طرح خفیہ دشمنی سے اپنے آپکو بچا لیتے لیکن افسوس تو یہ ہے کہ وہ نہ مریسکوز Moriscoes سے معاملات کے وقت ایماندار تھے اور نہ خدا ترس۔ اور جوں جوں وقت گذرتا گیا وہ ظالم ہوتے گئے۔

اِن نام نہاد عیسائیوں کی حرکات کو دیکھا جاتا اور ذرا سی نافرمانی پر اُن کو زندہ جلا دیا جاتا تھا۔ "آٹوڈافی" کی آگ گرانیڈا۔ کارڈا۔ اور سیوائل پر جلادی جاتی اور اُس کے شعلے روزانہ ہزاروں عورتوں، مردوں، اور بچّوں کو بھسم کر دیتے۔ تمام قسم کے تیر۔ اوزار وں حتیٰ کہ چھوٹے چھوٹے چاقوؤں کا استعمال بھی ممنوع قرار دیا گیا تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ عَلَم بغاوت کھڑا کر دیں۔ اور اِس طرح یہ بدقسمت لوگ جنہوں نے ہسپانیہ کو فتح کیا تھا۔ اِن مظالم اور تکالیف کو دلجمعی سے برداشت کرتے رہے *

۱۵۶۸ء میں اُن کی حالت اور بھی ناقابلِ برداشت ہو گئی۔ اسی پر اکتفا نہ کیا جاتا کہ مسلمانوں کو تباہ و برباد کر کے اُن کی جائدادیں چھین لی جائیں اور ان کو نہایت ذلیل کر کے غلام بنا لیا جاتا بلکہ اب مجاہد عیسائیوں نے ان کو مکمّل طور پر نابید کر دینے کی ٹھان لی۔ اور ان کی عظمت و جبروت کی یادگاروں کو بھی تباہ و برباد کر دینا شروع کر دیا۔ اس وقت فلپ دوم نے ہسپانیہ کے تخت پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور گرانیڈا کے اسقفِ اعظم نے جو اُسی طرح کا ایک آدمی تھا۔ شاہِ ہسپانیہ سے اس مضمون کا ایک حکم لے لیا کہ عرب ایک دن میں ہی اپنی زبان۔ اپنی رسومات اور اپنی عادات کو خیرباد کہدیں انکار کرنے والوں کو یہ حکم سُنا دیا گیا کہ وہ فی الفور اپنے زرق برق لباس کو اُتار کر عیسائیوں کی طرح ہیٹ پتلون اور نکٹائیاں پہن لیں۔ اُن کو نہانے سے روک دیا گیا تاکہ وہ اپنے فاتحین کی طرح گندے رہیں اُن کو اپنی مادری زبان بولنے اور رسومات پر چلنے سے منع کر دیا۔ حتیٰ کہ اپنے نام بھی تبدیل کر دینے کے لئے کہدیا۔ اور یہ حکم دیدیا کہ وہ ہسپانیہ کی زبان بولیں۔ ہسپانیہ والوں کی طرح سب کام کریں اور اپنے نام بھی ہسپانوی رکھیں۔ یہ "یک قلم قومی تبدیلی"، کوئی بھی قوم سرانجام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ دے سکتی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مجبور ہو کر وہ بغاوت پر کھڑے ہو گئے۔ مقابلہ بے فائدہ تھا۔ تین سال کی متواتر لڑائی کے بعد ڈون جان Don Juan آسٹریا والے نے ایک قتلِ عام کا حکم دیکر بغاوت کو فرو کردیا۔ مردوں، عورتوں، اور بچوں کو اس کی نظر کے سامنے ذبح کر دیا جاتا تھا۔ اور البگزارس Elpaxarras کے دیہاتوں اور اُس کی وادیوں کو قتل گاہ بنا دیا گیا جو بیچارے لوگ غاروں میں پناہ لیتے اُن کو دھوئیں دیکر اُن کا گلا گھونٹ دیا جاتا۔ ولینشیا اور مرشیا میں ابھی تک مرِسکوز کی ایک کثیر تعداد تھی*

۱۶۱۵ء میں فلپ دوم نے اپنے باپ کا شروع کیا ہوا کام ختم کر دیا۔ قریباً نصف ملین بے گناہ لوگوں کو زبردستی افریقہ بھیجدیا گیا اور وہاں اُس کے ساحلوں پر بے یارو بے مددگار اُن کو چھوڑ دیا گیا۔ ملک کے اندرونی حصہ میں جو لوگ رہ گئے تھے اور جن کی تعداد دو لاکھ سے کم نہیں بتائی جاتی۔ اُن کو فرانس کی حدود کی طرف بے دردی سے دھکیل دیا گیا۔ جہاں سے وہ جہازوں پر اسلامی ممالک کی طرف چلے گئے*

آہ! یہ اُس قوم کے فرزند تھے جو ایک زمانہ میں اپنے عروج پر تھی اور جس سے سارا ہسپانیہ تھرّاتا تھا! گرانیڈا کی فتح سے لیکر فلپ سوم کی حکومت تک تیس لاکھ انسان شہر بدر ہو چکے تھے!" (ریویو انگریزی) مترجمہ عبدالرحیم شبلی

دنیا میں کس قدر بکرے ذبح ہوتے ہیں

دنیا میں بطور خوراک کس قدر جانور ذبح کیے جاتے ہیں۔ ان کا شمار لگانا دشوار ہے لیکن مندرجہ ذیل ممالک میں ایک سال کے اندر کسقدر بکرے ذبح کیے گئے۔ انکے اعداد حسب ذیل ہیں:-

امریکہ ۱۴۰۲۳۰۰۰ ۱ کروڑ۔ اسٹریلیا ۱۲۷۵۶۸۸۲ کروڑ۔ نیوزیلینڈ ۱۰۶۴۳۹۹۱ کروڑ

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کیسا بلا نوش ہے۔ تمام دنیا میں ۱۹۲۹ء کی مویشی شماری کے مطابق تقریباً ۱۴۳۷۵۲۹۰۰۰ بکرے اور بکریاں ہیں*

رومانیہ میں مسلمان

رومانیہ میں تقریباً دو لاکھ مسلمان رہتے ہیں اور تقریباً ساڑھے چار سو مسجدیں ان کی موجود ہیں اور حکومت کی طرف سے بڑے بڑے شہر ہیں۔ مفتی اور قاضی مقرر ہیں جو امور مذہبی کی نگرانی کرتے ہیں۔ تقریباً ساڑھے تین لاکھ سالانہ حکومت رومانیہ امور اسلامی پر خرچ کرتی ہے۔ رومانیہ قونصل کی خواہش ہے کہ مسلمانانِ ہند انکو اپنا قونصل مقرر کریں۔ اور کوئی مسلمان وہاں کی تجارت وغیرہ کی نسبت دریافت کرنا چاہے تو وہ خوشی سے امداد کرینگے*

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا مذہب اقتصادی ترقی میں روک ہے؟

"نئی روشنی" کے دلدادہ یہ الزام لگایا کرتے ہیں کہ ہندوستان کی اقتصادی پستی اور مالی بدحالی کا باعث وہ مذاہب ہیں جنہوں نے ہندوستانیوں کو دنیا سے مُنہ پھیرنے کی ترغیب دی۔ اور اپنی ساری قوتیں اور طاقتیں روحانیت پر ترجیح کر دینے کی ہدایت کی۔ ہم یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ہندوستان کی بدحالی کا باعث مذاہب نہیں بلکہ بعض اور وجوہات ہیں ؛

تاریخی ثبوت

تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہے کہ ہندوستان میں بڑے بڑے دانا اور روشن دماغ حکمران ہوئے۔ اور انہوں نے ہندوستان کو مادی ترقیات دینے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اگر اُن کے مذہب میں یہ رنگ غالب ہوتا تو وہ ہرگز دنیاوی جادۂ ترقی پر گامزن نہ ہوتے ابھی چند ہی سال ہوئے کہ شمالی ہندوستان میں "ٹیکسلا اور" موہن جو دھڑو" قدیم شہر دریافت ہوئے ان کے آثار سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آج سے دو تین ہزار سال پیشتر بھی ہندوستان کس تہذیب اور شائستگی کا مالک تھا۔ اگر آج یورپ کو کالجوں اور یونیورسٹیوں پر ناز ہے تو ٹیکسلا اور موہن جو دھڑو میں بھی کالج اور یونیورسٹیاں موجود تھیں۔ اگر آج یورپ اپنے فوجی بستگی پر نازاں ہے تو ان دنوں میں بھی یہ محکمہ کافی طاقت رکھتا تھا۔ اگر آج یورپ تجارت پر قابض ہے تو ان دنوں میں بھی جہاز رانی کی جاتی تھی اور ہندوستان تجارت کرتا تھا ؛

اگر ہندوستانیوں کا مذہب ان کو مادی ترقیات سے روکتا تھا تو پھر یہ اتنی ترقی کس طرح پر ہو گئی پھر یاد رکھنا چاہیئے کہ یورپ نے ترقی اٹھارھویں صدی میں کی ہے۔ اس سے پیشتر تک تو ہندوستان مادی ترقیات میں مغربی ممالک سے بخوبی مقابلہ کرتا تھا ؛

مذاہب کے اصول

اس کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ آیا ہندوؤں یا مسلمانوں کے مذہب نے مادی ترقی کو حقارت کی نظر سے دیکھا ہے یا اس کو حاصل کرنے کی ترغیب دی ہے ؛

ہندوازم کی تعلیم

بھگوت گیتا کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت کرشنؑ نے "کرم" پر زیادہ زور دیا ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ آدمی سادھوؤں کی زندگی بسر کرے۔ اس کے حوالے نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔ رادھاکرشن کی کتاب "انڈین فلاسفی"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں لکھا ہے:-

"اپدیشوں میں یہ کہیں نہیں پایا جاتا کہ انسان اس دنیا کو ترک کر دے اور زندگی کو محض ایک خواب اور فریب تصور کرے اگر کوئی ایسا خیال کرتا ہے تو وہ اپنے خالق کی ہتک کرتا ہے اور وہ ایک گناہ کا مرتکب ہوتا ہے" (صفحہ ۲۱۹)

اسلام کی تعلیم

اسلام ہمیں صریح طور پر تعلیم دیتا ہے کہ اس دنیا میں رہ کر بھی خدا تعالےٰ کی عبادت کی جائے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ راہبوں کی زندگی کو ناگوار خیال کرتا ہوں قرآن شریف میں بار بار آیا ہے کہ سورج۔ چاند ستارے اور ارض و سما کی تمام چیزیں انسان کے لئے مسخر کی ہیں اور پھر بار بار ہدایت کی گئی ہے۔ افلا تعقلون اور فیہا اٰیٰت لقوم یعقلون اور اس طرح پر مسلمانوں پر زور دیا گیا ہے کہ نئی نئی باتیں دریافت کریں۔ اور قدرت کے سربستہ رازوں کا انکشاف کریں۔ وہ بھی تو زمانہ تھا جب مسلمان اپنی طاقت و علم میں پوری شان پر تھے۔ اور انہوں نے علم ہیئت اور کیمیا کی بنیاد رکھی۔ شائد یورپ کے دلدادہ بھول گئے ہیں کہ وہ باتیں جو انکے بڑے بڑے فلاسفر اور حکماء اب معلوم کر رہے ہیں اسلام نے صدیوں پیشتر بتلا دی تھیں یورپ کی Renaisance یا "بیداری اعظم" کس کے وجود سے عمل میں آئی؟ مسلمان ہی تو تھے۔ جیسا کہ یورپ کو خود اسکا اقبال ہے۔ پس نئی روشنی کے نوجوان ذرا سوچیں تو سہی کہ مذہب نے کیا مشکلات حائل کر دی ہیں جس سے مادی ترقی رک سکتی ہے۔

دراصل مادی ترقی کے خلاف خود عیسائیوں کا اپنا مذہب ہے۔ لہذا وہ ہمارے نوجوانوں کو درسی کتب میں یہ پڑھاتے ہیں کہ Relegion is an opeum یعنی مذہب ایک نشۂ افیون ہے جو آدمی کو ناکارہ بنا دیتا ہے۔ بائیبل میں لکھا ہے:-

"تب یسوع نے چاروں طرف نظر کر کے اپنے شاگردوں سے کہا خدا کی بادشاہت میں دولتمند کا داخل ہونا کیا ہی مشکل ہے ۔ ۔ ۔ ۔ جو لوگ دولت پر بھروسا رکھتے ہیں ان کے لئے خدا کی بادشاہت میں داخل ہونا نہایت ہی مشکل ہے سوئی کے ناکے سے اونٹ کا گذر جانا خدا کی بادشاہت میں دولتمند کے داخل ہونے سے آسان ہے۔"

(مرقس باب ۱۰ آیت ۲۳)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ آجکل یورپ جو دولت پیدا کر رہا ہے اس کو جہنم لے جانے کا باعث ہوگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب ہم ہندوستان کی تباہی و پستی کے اصل وجوہات سے آشنا کرتے ہیں ؛

(۱) مسئلہ تقدیر

ہندوستانیوں کا خیال ہے کہ ان کو محنت کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ "کرم" ہی سے جو کچھ ان کی تقدیر میں لکھا ہے حاصل ہو جائیگا. ظاہر ہے کہ کسی مذہب نے ان کو یہ تعلیم نہیں دی بلکہ یہ جاہلانہ خیال خود ان میں رونما ہو گیا ہے ؛

(۲) قحط

ہندوستان ایک زراعتی ملک ہے اور زراعت کا انحصار بارش پر ہوتا ہے جب بارش نہیں ہوتی تو زمینداروں کی فصلیں خراب ہو جاتی ہیں اور وہ خود سستی میں بیکار بیٹھے ہیں. اور اس طرح ان کی حالت خراب ہو جاتی ہے. اور بھی کئی وجوہات ہیں لیکن یہ ان سب کی اصل اور جڑ ہیں ؛

مذہب کی اشاعت کرنی چاہیئے

پس اوپر کی وجوہات سے ثابت ہوا کہ مذہب ہماری اقتصادی ترقی میں روک نہیں. بلکہ اگر ہندوستان غریب ہے تو محض خدا پر ایمان نہ رکھنے اور مذہب کو چھوڑنے سے ہے. خدا تعالیٰ فرماتا ہے :-

واذا راؤا تجارۃ او لھوا انفضوا الیھا و ترکوک قائما

کہ جب یہ چودھویں صدی کے نوجوان تجارت کو دیکھینگے اور یورپ کی حیرت انگیز ترقی کو شاہد کرینگے تو وہ اس کی طرف بہ جائینگے. لیکن ساتھ ہی اس سے بچنے کا علاج بھی بتلادیا ہے :-

یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم ٥

یعنی کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتلاؤں جو تمہیں اس دردناک عذاب سے بچالے یعنی "کساد بازاری" اور "مالی پستی" دیگر نقصانات . . . . سے محفوظ رکھے؟

وہ کیا؟

تؤمنون باللہ و رسولہ و تجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم و انفسکم (سورۃ الصف)

یعنی خدا اور اس کے رسول پر ایمان لاکر اپنے مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرو +

مبارک ہیں وہ جنہوں نے اس صدی کے رسول اور امام کو پہچان لیا + فقط

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگلستان میں تبلیغی مساعی

خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل و کرم کے ماتحت گذشتہ ماہ بھی ہم کو اسلام کی آواز انگلستان کے مختلف حصّوں اور اس کے مرکز لنڈن میں پہنچانے کی توفیق دی۔ اور اس طرح سینکڑوں انسان اس نور سے واقف ہوئے جو ہماری اور ان کی راہنمائی کے لئے خدا تعالیٰ نے خود نازل فرمایا ہے۔ مکرّم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے لنڈن سے ۷۰ - ۸۰ میل باہر کال کٹن میں اسلام کی صداقت پر تقریر کی۔ جس میں اسلام کے تمدّنی اور اخلاقی پہلو پر بھی اچھی طرح روشنی ڈالی اور بتایا کہ آج دنیا میں اگر کوئی مذہب تمام مشکلات کو حل کر سکتا ہے تو وہ صرف اسلام ہے۔ شکریہ ادا کرتے ہوئے بعض لوگوں نے کھلے لفظوں میں اعتراف کیا کہ اسلام کی تعلیم خاص کر جو اخلاق اور ورثہ وغیرہ کے متعلق ہے بے نظیر ہے اور اسی سے آئے دن کے جھگڑے فیصلہ پا سکتے ہیں۔ اسی شہر میں ایک ٹی پارٹی کی تقریب پر ایک گھنٹہ تک آپ نے اسلام کے اصول وغیرہ بیان کئے۔

ہر اتوار کو آپ قرآن مجید اور نماز کی کتاب کا درس دیتے رہے اور اس طرح نو مسلموں کو بہت سی اسلامی باتوں سے واقفیت بہم پہنچائی۔ مورخہ ۱۲/۶/۳۲ آپ نے مسجد میں ہی حاضرین کے سامنے بائیبل سے صادقین کے معیار پیش کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت بیان کی۔ ہر اتوار جو غیر مسلم آتے رہے ان کو بھی فرداً فرداً تبلیغ کی جاتی رہی اور نو مسلموں کو سبق پڑھائے جاتے رہے۔ مکرّم خانصاحب نے متعدد چٹھیاں مختلف کلبوں کو تقریروں کے انتظام کے لئے لکھیں اور بہت سی تبلیغی چٹھیاں لکھی گئیں۔

خاکسار کو عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے چار پبلک تقریریں کرنے کی توفیق دی جن میں یہ ثابت کیا گیا کہ آج صرف اسلام کی الہامی زبان ہی زندہ ہے جو اس امر کا ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ صرف اسی مذہب کو قائم رکھنا چاہتا ہے۔ اس پر لوگ یہ معلوم کر کے کہ صرف عربی ہی بعض ممالک میں بولی جاتی ہے اور کسی الہامی کتاب کی زبان زندہ نہیں بہت متعجب ہوئے۔ اور خاص اثر لیکر گئے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین اور حضرت موسیٰؑ و حضرت عیسیٰؑ کے متبعین کا مقابلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت ثابت کی اور حضرت مسیح علیہ السلام کے قول کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے *

ایک تقریر میں خدا تعالیٰ کی صفات کے متعلق وضاحت کرتے کرتے ہوئے اسلام کی افضلیت ثابت کی اور ایک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے ثبوت پیش کئے۔ تمام تقریروں کے بعد حاضرین کو سوالات کا موقعہ دیا جاتا رہا اور بعض دفعہ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ سوال و جواب ہوتا رہا۔ مسٹر عبد العزیز ... اسماعیل بھی اکثر میرے ساتھ شامل ہو کر تقریریں کرتے رہے *

تقریروں کے بعد بعض لوگوں سے علیحدہ گفتگو کرنے کا موقعہ بھی مل جاتا ہے چنانچہ ایک شخص کو وہاں بھی سمجھایا گیا اور پھر اس کو بائیبل سے آنحضرت صلعم کی صداقت ثابت کرتے ہوئے ایک مفصل چٹھی بھی لکھی۔ ایک اور شخص سے خط و کتابت ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو حق کے قبول کرنے کی توفیق دے۔ ایک اتوار کو مسجد میں بھی خاکسار نے اسلام کی خوبیاں بیان کیں اور قرآن مجید کا درس دیا۔ اتوار کے علاوہ دوسرے دنوں میں جو دوست آتے ہیں ان کو بھی پڑھایا جاتا رہا۔ افریقہ سے ایک دوست نے احمدیت کے اختلافی مسائل دریافت کرتے ہوئے چٹھی بھی اُن کو مفصّل چٹھی لکھی گئی جس میں تمام مسائل کے متعلق حوالہ جات بھی نقل کئے *

نومسلموں کو سبق پڑھانے کے متعلق یہ امر دلچسپی کا موجب ہوگا کہ اس عرصہ میں ہم نے ساٹھ کے قریب نماز اور قرآن مجید و یسرنا القرآن کے سبق پڑھائے بعض قرآن مجید پڑھ رہے ہیں بعض شروع کرنے والے ہیں یسرنا القرآن اکثر پڑھتے ہیں اور نماز کے علاوہ بہتوں کو کئی کئی سورتیں زبانی آتی ہیں۔ بالآخر تمام احباب سے نہایت عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ اس ملک میں اسلام کی شاندار ترقی کے لئے دعا فرماتے رہیں *

خاکسار محمد یار عارف لنڈن

احباب کرام! توسیع اشاعت اُردو ریویو آف ریلیجنز کی طرف خاص توجہ کریں ہر جماعت کے سیکرٹری و پریذیڈنٹ صاحبان مہربانی فرما کر اس بارے میں تحریک فرمائیں (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکہ میں دعوۃ و تبلیغ کا کام

{ہمارے مکرم صوفی محمد یوسف خاں صاحب جہلمی آنریری مبلّغ جب ہندوستان آئے تو اپنا قائم مقام آنریری ملک نذیر احمد صاحب کو بنا آئے۔ اب صوفی صاحب موصوف کے وہاں پہنچنے پر جو مکتوب ملک صاحب نے بطور رپورٹ ان کو لکھا ہے وہ ذیل میں درج ہے جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ امریکہ میں اسلام کس خوبی سے پھیل رہا ہے ÷ (ایڈیٹر)}

(۱) سب سے پہلی ضرورت۔ جو اپنی اہمیت کے لحاظ سے بہت جلد پوری ہونی چاہیئے تھی وہ مشن کی جگہ کو بڑا کرنا تھا۔ چونکہ خدا کے فضل سے ممبر ہر ہفتہ بڑھ رہے تھے۔ سابقہ جگہ تھوڑی ہونے کی وجہ سے نومسلموں کو تکلیف تھی۔ اس لئے میں نے تمام ممبروں کے مشورہ اور مدد کے بعد مکان کی دوسری منزل بھی لے لی جس کی وجہ سے کام پر بہت اچھا اثر پڑا۔ گو اس ترقی کے ساتھ مشن کے اخراجات بھی بڑھ گئے۔ لیکن نومسلموں نے ایک خاصی قربانی سے مالی مشکلات کو عبور کیا ÷

(۲) میں نے نومسلموں کی تعلیم و تربیت میں آسانی پیدا کرنے کے لئے۔ اُن کو چار حصوں یا جماعتوں میں تقسیم کر دیا۔ جماعت اوّل۔ اُن نومسلموں پر مشتمل تھی۔ جو تازہ ہی حلقۂ اسلام سے شناسا ہوئے تھے۔ جماعت دوم۔ کو قاعدہ یسرنا القرآن کا شروع حصہ پڑھایا۔ جماعت سوئم۔ پورا یسرنا القرآن۔ اور جماعت چہارم۔ خدا کے فضل سے قرآن مجید پڑھ رہی ہے۔ اس جماعت میں بعض ایسے ممبر بھی ہیں۔ جو بلا کسی مدد کے قرآن کی تلاوت بہت حد تک صحیح کرتے ہیں۔ قریباً تمام ممبر نماز پوری طرح سے جانتے ہیں۔ اور اکثر نمازیں باجماعت ادا ہوتی رہی ہیں۔ بعض ممبر کام کی وجہ سے شامل نہیں ہو سکتے تھے۔ لیکن اتوار کے دن وہ بھی ساری نمازیں باجماعت ادا کرتے رہے ہیں۔ بعض نومسلموں کے اخلاص کا خدا کے فضل سے یہ حال ہے۔ کہ تہجد اور باقی دن کے حصوں میں نوافل ادا کرتے ہیں۔ اور دوسرے بھائیوں اور بہنوں کی طرح ان کا سلوک دیکھ کر اسلامی اخوت کا ایک۔ خوشنما نظارہ آنکھوں میں آتا ہے۔ جن ممبروں کے پاس کام ہے۔ وہ غریب بھائیوں اور بہنوں کی مدد کرنے میں خوشی سے حصہ لیتے رہے ہیں۔ میں نے خدا کے فضل سے ان تمام نومسلموں کے دل میں یہ بات اچھی طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذہن نشین کروا دی ہے۔ کہ اخلاق کا حصہ مسلمان کا جزو ایمان ہے۔ جس کے بغیر انسانی زندگی مکمّل نہیں ہو سکتی ✦

(۳) میرے لیکچر باقاعدگی سے ہر ہفتہ تین دفعہ ہوتے رہے ہیں۔ اور مَیں نے خدا کے فضل سے اسلامی فلسفہ کا ہر وہ جزو جو میرے فہم میں آ سکتا تھا۔ نو مسلموں کو بوضاحت سمجھایا ہے۔ چند بھائیوں نے تبلیغی کام بھی شروع کر رکھا ہے۔ پادریوں سے گفتگو کے لئے موقع حاصل کرنے میں بھی کوشاں رہتے ہیں ✦

مَیں نے پانچ لیکچر مختلف گرجوں اور سکولوں میں دیئے خصوصاً بی یتّس چرچ قابل ذکر ہے۔ جہاں اس کے چرچ کے ممبروں نے اسلام سے بہت دلچسپی ظاہر کی۔ یہاں تک کہ مجھ سے انہوں نے اسلام کے متعلق بہت سے اسباق لئے۔ میرے لیکچر کا وہ حصہ (جس میں مَیں نے عیسیٰ علیہ السّلام کی وفات کا ذکر کیا۔ کہ وہ صلیب پر نہیں مرے۔ بلکہ فطرتی موت ایک لمبی عمر کے بعد اُن پر وارد ہوئی۔ اور اُن کی قبر اسوقت کشمیر میں موجود ہے) خاص طور پر دلچسپی سے سُنا گیا۔ اِس لیکچر اور اسباق کے بعد ایک صاحب جو کافی تعلیم یافتہ ہیں سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے۔ اس کے علاوہ میرے دوسرے بیرونی لیکچروں کے نتیجہ میں تین پادری مسلمان ہوئے۔ اِن میں سے دو نے تو اپنے گرجوں میں علے الاعلان اسلام کے قبول کرنے کی اطلاع دینے کے بعد اپنے سب ممبروں کو اسلام کی دعوت دی۔ جس سے کئی اور بھائی اس چشمۂ صداقت سے بہرہ ور ہوئے ✦

(۵) جب سے آپ مشن کا کام میرے سپرد کر گئے۔ خدا کے فضل سے ۴۰ کے قریب نئے مسلمان ہوئے ہیں۔ قریباً ہر لیکچر میں ایک سے چار تک لوگوں نے اسلام کو قبول کیا ✦

چندوں میں سب نو مسلم بھائی حسب استطاعت حصّہ لیتے رہے ہیں۔ مشن کا کرایہ اور دیگر ضروری اخراجات سب خدا کے فضل سے ادا ہوتے رہے ہیں۔ امریکہ کی موجودہ مالی اور اقتصادی حالت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے۔ ہمارے نو مسلم بھائیوں کی قربانی ایک قابل تقلید نظیر ہے جس وقت بھی کوئی فوری مالی ضرورت آ پڑی۔ خدا کے فضل سے پوری ہوتی رہی ✦

مَیں پٹس برگ ...... بھی چار دفعہ گیا۔ وہاں کی مشن کی حالت تسلّی بخش تھی۔ ہر بار مَیں نے سب ممبروں میں کافی لیکچر دیئے۔ خدا کے فضل سے وہاں کے ممبروں میں اسلام کے لئے جوش ہے میرے وہاں سے آنے کے بعد بھی ہمارے وہ نو مسلم نمازوں کے لئے جمع ہوتے رہے ہیں۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشن کے اخراجات خود ہی ادا کرتے ہیں ؂

میرے لیکچروں کے علاوہ حاجی بشیر احمد صاحب ملک بھی وقتاً فوقتاً تین سو میل کا سفر کر کے لیکچروں کے لئے آتے رہے ہیں۔ ایک دفعہ دو دنوں میں انہوں نے چار لیکچر خاص جوش اور اخلاص سے دیئے۔ ہمارے نومسلم بھائی اُن کو اکثر یاد کرتے رہتے ہیں۔ کیونکہ اُن کی تقریر میں ایک جوش ہوتا ہے جس کی یاد دیر تک محو نہیں ہوتی۔ اس مختصر رپورٹ کے بعد۔ مَیں خدا کا شکر کرتا ہوں جس نے مجھے اس خدمت کا موقع محض اپنے فضل سے دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ؂ خاکسار نذیر احمد ملک امریکہ

الجماعة الاحمدیة فی الدیار العربیة

(رپورٹ ماہ جولائی)

انفرادی تبلیغ

اس ماہ میں دار التبلیغ کے ذریعہ ایک سو سے زیادہ اشخاص کو تبلیغ کی گئی۔ جن میں ۳۶ عیسائی تھے۔ احمدیہ لٹریچر بھی دیا گیا۔ اسلام اور احمدیت کے متعلق سوالات کے جواب دیئے گئے۔ خدا کے فضل سے آنیوالے اصحاب اچھا اثر لیکر گئے۔ احباب جماعت نے بھی اس ماہ تبلیغی جدوجہد میں خوب حصہ لیا ہے۔ اور بکثرت لوگوں کو پیغام حق پہنچایا ؂

مصر میں تبلیغ

برادرم السید منیر آفندی الحصنی اس ماہ رأس البر مقام پر رہے اور لوگوں کو پیغام حق پہنچاتے رہے۔ اس نواح میں بھی احمدیت کا چرچا ہو گیا ہے۔ اس اثناء میں مسئلہ نبوت پر ان کا ایک شیخ سے کامیاب مباحثہ بھی ہوا۔ سید منیر آفندی نے اخبار البلاغ کے نامہ نگار کے جواب میں اپنی طرف سے آٹھ صفحہ کا ایک ٹریکٹ بھی شائع کیا ہے۔ سید عبد الحمید صاحب اپنے خط میں تحریر کرتے ہیں۔ کہ ہم لوگ تبلیغ کرتے ہیں۔ بعض لوگ سنتے ہیں۔ بعض گالیاں دیتے ہیں اور بعض سننے کے لئے بھی تیار نہیں۔ احمدیہ جماعت مصر نے مظلومین کشمیر کے لئے مزید ۶ شلنگ چندہ بھیجا ہے ؂

دمشق میں تبلیغ

سید توفیق آفندی کمال نے اس عرصہ میں متعدد سوالات کے جوابات دریافت کیئے۔ کیونکہ ان کا اس جگہ بعض شیعوں اور عیسائیوں سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا ہے۔ عیسائی پادری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر عقلی دلائل کا مطالبہ کیا۔ خدا کے فضل سے اس سلسلہ میں بھی احمدی دوست کو کامیابی حاصل ہوئی۔ الحمد للہ ؂

متفرق

۱۲ ربیع الاول کو جلسہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا گیا حیفا میں غیر احمدیوں کے جلسہ میں بھی شریک ہوا۔ ان کے

تمام لیکچراروں نے اپنے اپنے رنگ میں صاف اقرار کیا۔ کہ اس وقت ہم میں نہ اسلام ہے نہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل ہے اور ہمیں ضرورت ہے۔ کہ اسلام کو زندہ کریں ٭

بیعت

اس ماہ میں دو شخص داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے ہیں۔ (۱) الشیخ عبداللہ العراقی۔ یہ ایک عالم اور قاری قرآن مجید ہیں۔ سیاحت کے سلسلہ میں علاقہ شام میں ان کو احمدیت کا علم ہوا۔ آخر اس جگہ آئے۔ دو دن تک خوب بحث کی آخر اللہ تعالیٰ نے قبولِ حق کی توفیق بخشی۔ اور وہ اب واپس عراق کو روانہ ہو گئے ہیں۔ (۲) السید علی امین حوحو۔ یہ ایک نوجوان تاجر ہیں۔ اور برجا علاقہ بستان کے رہنے والے ہیں۔ ان کے والد صاحب نے گذشتہ ماہ میں بیعت کی تھی۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ نو احمدیوں کی استقامت، دوسرے لوگوں کی ہدایت کیلئے دعا فرماویں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے آمین

خاکسار اللہ دتا جالندھری از حیفا فلسطین۔ یکم اگست ۱۹۳۲ء

کولمبو میں تبلیغ

(ماہ جولائی کی کارگذاری کا مختصر خلاصہ)

جولائی کی دوسری تاریخ کو گمپلا کے دورہ سے مَیں کولمبو میں واپس آیا، چھ دن کے علاوہ جو نیگومبو اور چلاؤ کے سفر میں گذارنا پڑا، باقی سارا مہینہ کولمبو میں ہی مقیم رہا، حسب معمول سنڈے لیکچر ٹریکٹ کمیٹی میں باقاعدہ ہوتے رہے، سیلون مسلم لیگ کے دو اجلاسوں میں بھی شامل ہوئے جس کا میں ایک باقاعدہ ممبر ہوں اور اس ممبری کا مدعا تبلیغ کے لئے وسیع حلقہ پیدا کرنا بھی ہے، علاوہ ازیں اس مہینہ سے جیل خانہ میں جاکر مسلمان قیدیوں کو تبلیغ کرنیکی اجازت بھی حکومت سے حاصل کی گئی اور ۲۴ و ۳۱ کی صبح کو یہاں سنٹرل جیل میں جاکر مسلمان قیدیوں کے مجمع میں لیکچر دیئے اور مختلف مذہبی امور پر ان سے بات چیت ہوتی رہی، اس سلسلہ کو باقاعدہ جاری رکھنے سے کامیابی کی بڑی امید ہے اور بعض قیدی احمدیت میں خاص دلچسپی لے بھی رہے ہیں۔ پانچ دن نیگومبو میں بھی جاکر مقیم رہا اور وہاں تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کیا گیا اور پھر ایک غیر احمدی دوست کی دعوت پر وہاں سے ایک دن کیلئے چلاؤ شہر میں جانا پڑا اور دو آدمیوں کو پیغام احمدیت پہنچانے کی توفیق ملی ٭

بے دینی کی شدت اور دنیا طلبی کے غلبہ کی وجہ سے لوگوں کو احمدیت کا پیغام سننا اور اسکے متعلق تحقیق کرنا دوبھر ہو ہی رہا تھا کہ اب اس پر احمدی ہونے والوں کو تمدنی مقاطعہ کی مصیبت میں ڈالنے کا تماشا دوسروں کو دکھا کر ان کو حق جوئی سے باز رکھنے کی مزید کوشش کی جا رہی ہے۔ پچھلے مہینوں میں "پانادُرا" میں چار احباب داخل سلسلہ ہوئے تھے، دشمنانِ حق کے مظالم سے بچنے کے لئے ان میں سے دو تو اپنے گھر چھوڑ کر اور اپنے عزیزوں کو لیکر کولمبو میں آکر پناہ گزین ہو گئے باقی دو تمدنی مقاطعہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں اور مخالفین ان کو مرتد کرنے کے لئے ان کی زندگی کو تلخ بنانے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ جنوبی ہند میں بمقام ساتان کلم بھی مخالفین کئی ماہ سے بائیکاٹ کے ذریعہ احمدیت کو معدوم کرنے کی کوشش کر رہے تھے، لیکن جناب سید احمد صاحب کی جدوجہد اور گورنمنٹ کی توجہ سے مخالفین اپنے ارادہ میں کامیاب نہ ہو سکے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری ناچیز کوششوں میں برکت ڈالے اور لوگوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ٭ خاکسار عبداللہ مالاباری کولمبو ۸/۳۲ ۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان میں مسلمان

مسلمانوں کے دورِ حکومت میں ہندوستان کو حسبِ ذیل فوائد حاصل ہوئے:-

(۱) غیر ممالک کے ساتھ تعلقات اور اس طرح ہندوستان کی ایک نئی قوّت کی تنظیم ÷

(۲) ایک مستقل اور مستحکم حکومت کے قیام سے ہندوستان میں امن و سکون۔ خاصکر بندھیاچل پہاڑ کے شمالی علاقہ آریہ ورت میں ÷

(۳) تمام ملک میں ایک ہی طرز حکومت کے قائم ہونے سے لوگوں کے طرز معاشرت و خیالات میں ایک قسم کی ہم آہنگی۔ اور اس طرح ہندوستان میں مشترکہ قومیت کی ابتدائی تشکیل۔

(۴) مصوّری کے مغلیہ سکول کی تخلیق۔ اس سے پیشتر ہندوؤں کی مصوّری پر چینی اثر غالب تھا۔ اور ان کے بہترین نمونہ اجنٹا کے مندروں میں دستیاب ہوئے ہیں۔ اسلامی فن مصوّری نے ہندوستان کی قدیم مصوّری پر اثر انداز ہو کر اسے ایک بالکل نئی اور مستقل حیثیت عطا کر دی ÷

(۵) مختلف صنعتوں کی ترویج۔ مثلاً کمخواب۔ شال و ململ۔ غالیچہ بُننا۔ پتھر جڑنا۔ مرصع کاری۔ سونے چاندی کے مختلف زیورات وغیرہ وغیرہ ÷

(۶) زبان اُردو کی پیدائش جو آج تمام ہندوستان میں سمجھی جاتی ہے۔ پہلے یہ فوجی چھاؤنیوں کی زبان تھی جس میں فوج کے ترک اور پٹھان سپاہی ہندوستانی دوکانداروں اور ملازموں سے گفتگو کرتے تھے۔ فارسی اور ترکی زبانوں میں اس زبان کو "ہندوی" اور ہندوستانی زبان کہا جاتا تھا۔ کئی صدیوں تک شمالی ہند میں کوئی کتاب اس زبان میں نہیں لکھی گئی۔ اور نہ شاہی فرمانوں، عدالتوں اور حساب کتاب میں اس کا رواج ہوا۔ ہندو، مسلمان، شرفاء اور والیان حکومت فارسی ہی میں گفتگو اور نوشت و خواند کرتے تھے۔ اور ملک کی شاہی و ادبی زبان فارسی تھی۔ اتحاد قوم کا ایک سبب یہ بھی تھا ÷

(۷) سنسکرت کے زوال کی وجہ سے ہندی۔ بنگلہ۔ مرہٹی اور بعض نئی نئی زبانوں کو فروغ ہوا ÷

(۸) ہندو سماج پر توحید کا زبردست اثر اور ویدانت و تصوّف کا رواج ÷

(۹) تاریخیں لکھنے کی ابتدا ÷

(۱۰) رزم و بزم کے مختلف شعبہ جات میں اسلامی تہذیب و معاشرت کی اثر اندازی ÷

اب میں ذرا تفصیل کے ساتھ ان امور پر روشنی ڈالوں گا:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدھوں کے زوال تک مغربی اور شمالی ایشیا کے بعض ممالک کے ساتھ ہندوستان کا تعلق تھا۔ لوگ آتے جاتے رہتے تھے۔ لیکن ہنوں کے خاتمہ پر آٹھویں صدی عیسوی میں نو بیدار ہندو دھرم اپنے گھر کو سنبھالنے میں مصروف ہوگیا۔ اس نے ہندو سماج کو نئی صورت میں منظم کر کے اس طرح زنجیروں میں جکڑ دیا کہ غیر ممالک کے ساتھ تمام تعلقات منقطع ہو گئے۔ اور ہندوستان کے باشندے اپنی چار دیواری کے اندر یوں بند ہو کر رہ گئے کہ گویا دنیا میں ہندوستان کے علاوہ اور کوئی ملک نہیں ہے۔ یہ افسوسناک صورت حال کئی صدیوں تک قائم رہی۔ مگر ہندوستان پر جب مسلمانوں کا پرچم لہرایا تو ہندوستان دنیا سے الگ تھلگ نہ رہ سکا اور غیر ممالک کے ساتھ اس کے تعلقات دوبارہ قائم ہوئے +

لیکن بدھ دور میں جس طرح ہندوستان کے پنڈت، زائر اور بیوپاری غیر ممالک میں جایا کرتے تھے۔ اس طرح مسلمانوں کے دور حکومت میں کوئی بھارتی ہندو باہر نہیں گیا۔ اس کے بجائے ہندوستانی مسلمان غیر ممالک میں بکثرت جاتے تھے۔ اور غیر ممالک کے مسلمان اور عیسائی بتعداد کثیر ہندوستان آتے تھے۔ ہندوستان کے ساتھ غیر ممالک کی تجارت تمام تر عربوں۔ بخاریوں۔ مغلوں اور یوروپینوں کے ہاتھ میں رہی۔ بخارا اور سمرقند۔ بلخ اور خراسان۔ خوارزم اور فارس سے تجارتی قافلے افغانستان کے راستے..... .. .. سے برابر ہندوستان میں آتے رہتے تھے۔ اور اس کا خاص سبب یہ تھا کہ اسوقت ہندوستان سلطنت ہند کے ایک ماتحت صوبہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ درۂ بولن سے گذر کر ہر سال ہندوستانی اشیائے تجارت سے لدے ہوئے ۱۴ ہزار اونٹ قندھار اور فارس پہنچتے تھے۔ اسوقت بمبئی کی قدر و قیمت کسی کو معلوم نہ تھی۔ مچھلی پٹن اور مشرقی ساحل کے دوسری بندرگاہوں سے ہندوستان کے تجارتی جہاز۔ سیلون۔ سماٹرا۔ جاوا۔ سیام چین اور زنجبار تک کی خبر لاتے تھے +

ہندوستان میں مغلوں کی حکومت دو سو برس تک پورے جاہ و جلال کے ساتھ قائم رہی اس دوران میں شمالی ہندوستان نے تمام دکمال اور جنوبی ہند کے کچھ حصوں نے ایک مشترکہ ملکی زبان قبول کرلی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مشترکہ قومیت ہند کی تشکیل میں ان تمام امور سے بہت زیادہ مدد ملی ہے۔ مغل شہنشاہوں کے علاوہ ہندو راجاؤں نے بھی اپنے سکوں۔ راج دربار کے آداب و قواعد وغیرہ میں اسلامی معاشرت کے اثرات قبول کر کے مشترکہ قومیت کی داغ بیل ڈالی۔ سلطنت دہلی کے بیس صوبوں میں پیشاور سے لیکر چٹگانگ تک اور کشمیر سے لیکر کرشنا ندی تک ایک ہی نظام حکومت تھا۔ ایک ہی قانون تھا اور ایک ہی ملکی زبان تھی۔ تمام سرکاری کاغذات اور حساب و کتاب میں فارسی زبان کا رواج تھا۔ عمال حکومت ایک مقام سے دوسرے مقام پر برابر تبدیل ہوا کرتے تھے اس طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک صوبہ کا باشندہ کسی دوسرے صوبہ میں جاکر یہ نہیں سمجھتا تھا کہ وہ پردیس میں آگیا ہے۔ مسافر اور بیوپاری ایک حصہ ملک سے دوسرے حصہ ملک میں آسانی کے ساتھ آجاسکتے تھے۔ سب لوگ سلطنت مغلیہ کے زیر علم ہندوستان کو ایک ملک اور ایک جنم بھومی تسلیم کرتے تھے۔ اور مشترکہ قومیت ہند کا خواب منت کش تعبیر ہوگیا تھا ÷

علاوہ بریں جہاں تک مصوری کا تعلق ہے۔ ہندوستان پر اسلامی حکومت کا اثر آج بھی قائم ہے اسلامی دور کے آغاز پر جو تصویریں ہندوستان میں آئی تھیں وہ زیادہ خراسان اور بخارا کی بنی ہوئی تھیں یہاں کے مصور یا تو خود چینی نژاد تھے یا چینی مصوروں کے شاگرد ان کی تصاویر میں۔ منہ۔ آنکھ۔ بہاڑ مناظر وغیرہ بالکل چینیوں کی طرح ہیں۔ اور یہ چیز فوراً ظاہر ہو جاتی ہے۔ دور اکبری میں اس چینی مصوری اور قدیم ہندو مصوری کے امتزاج سے فن مصوری میں ایک نیا دلفریب طرز قائم ہوا۔ جو آج "انڈین آرٹ" یا "انڈو ظرسین" یا طرز مغلیہ کے نام سے مشہور ہے ÷

مسلمان بادشاہوں اور نوابوں نے عمارتوں کی صورت میں ہندوستان کو بیش قرار اور غیر فانی دولت عطا کی ہے۔ ہندوستان کے ہر حصہ میں شاہان اسلام کے بنوائے ہوئے شاندار محلات، مزارات، مساجد اور قلعے موجود ہیں۔ سلطنت مغلیہ سے پیشتر کی عمارتیں اگرچہ اب اچھی حالت میں نہیں ہیں۔ لیکن دہلی کے باہر بارہ میل تک غلام۔ خلجی۔ تغلق اور لودھی بادشاہوں کی بنوائی ہوئی لاتعداد شکستہ عمارتوں کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ ان قدیم اسلامی عمارتوں اور مغلیہ عمارتوں میں بہت زیادہ فرق نمایاں ہے۔ اکبر کے عہد سے اورنگ زیب کی حکومت کے دس سال تک جو عمارتیں تعمیر ہوئیں وہ ایک مخصوص انداز کی ہیں اور ان میں وہ دلفریبی پائی جاتی ہے جو ان سے پیشتر کی عمارتوں میں نظر نہ آتی تھی۔ افغان طرز کی عمارتیں صرف عظیم الشان اور مستحکم ہوتی تھیں۔ لیکن ان میں تناسب و آرائش کا لحاظ بالکل نہیں رکھا جاتا تھا لیکن مغلیہ عمارتوں میں استحکام کے ساتھ ہی آرائش و خوشنمائی کا بہت زیادہ خیال رکھا گیا ہے۔ اور محرابدار عمارتوں کی تعمیر کا سہرا تو مغلوں ہی کے سر ہے ÷

مرور زمانہ سے قدیم ہندوؤں اور بدھوں کی زبان سنسکرت اور پالی مردہ ہو چکی تھیں۔ سنسکرت کا لٹریچر تو بہت زیادہ تھا۔ لیکن اس میں نئی کتابیں نہیں لکھی جاتی تھیں اور نہ روزمرہ کی گفتگو میں یہ زبان استعمال کی جاتی تھی۔ ہاں عہد اسلام سے پیشتر کچھ ٹیکا گرنتھ ضرور لکھے گئے لیکن انہیں سنسکرت لٹریچر کی حیثیت نہیں دی جا سکتی کیونکہ ان کی رسائی عوام تک نہ تھی۔ سنسکرت کا دائرہ صرف ایک خاص مذہبی طبقہ تک محدود ہو کر رہ گیا تھا اسی طرح کئی صدیاں گذر گئیں اور اس کے بعد مختلف حصص ملک میں عوام کی زبان "پراکرت" کی صورت

میں آگے بڑھنے لگیں۔ اور ان کا دائرہ برابر وسعت پذیر ہوتا گیا ✦

اکبر کے عہد سے ان پراکرت زبانوں کا فروغ شروع ہو گیا تھا۔ یہ صحیح ہے کہ سولھویں صدی کے بہت پہلے بھی ان مختلف پراکرت زبانوں میں ہمیں چند دوہے مذہبی فسانے اور گانے ملتے ہیں۔ لیکن ہم انہیں لٹریچر نہیں کہہ سکتے۔ اور نہ اس وقت تک ان زبانوں کے قواعد مرتب ہوئے تھے۔ پراکرت ہندی، مرہٹی، آسامی اور پنجابی لٹریچر تدوین کا آغاز سولھویں صدی عیسوی ہی سے ہوا ہے۔ مغلیہ سلطنت نے جب ملک میں امن و امان قائم کیا تو رعایا اطمینان کے ساتھ علم و ادب کی جانب متوجہ ہوئی ✦

سنہ ۱۵۰۰ء کے کچھ عرصہ بعد ہی ہمیں مختلف مقامی زبانوں کی تدوین نظر آتی ہے، بنگال میں وشنو مصنفوں نے مذہبی گانوں۔ ترک شاستر اور مختلف موضوعات پر کتابیں لکھ کر چیتن مہاپربھو کی وفات (سنہ ۱۵۳۳ء) سے لیکر اورنگ زیب کے عہد سلطنت تک سوا سو ڈیڑھ سو برس کی مدت کو گنجینۂ ادب بنا دیا ہے۔ اسی دوران میں ہندی میں بھی سنہ ۱۵۷۴ء میں "رام چرت مانس" تالیف ہوئی۔ لیکن اس آفتاب ادب کے طلوع سے پیشتر بھی ہندی زبان کے ادبی مطلع پر ہمیں کئی روشن ستارے نظر آتے ہیں۔ جن میں ایک ملک محمد جائسی کی مشہور "پدماوت" ہے جو سنہ ۱۵۴۰ء میں لکھی گئی تھی۔ تلسی داس کے زمانہ میں ہی یا ان کے تھوڑے عرصہ بعد "سیناوت" اور "مدھومالتی" وغیرہ کئی کتابیں لکھی گئیں ✦

سولھویں صدی کے وسط سے پیشتر کبیر۔ دادو اور باوا نانک نے جو مذہبی گیت اور بانیاں لکھی ہیں۔ انہیں ہم ہندی زبان میں ہونے کے باوجود بھی لفظ کے حقیقی معنوں میں لٹریچر نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ ان کی تالیف ایک محدود مذہبی مقصد کے ماتحت ہوئی ہے ✦

ہندوستانی بادشاہوں کے دربار میں زبان فارسی کو فروغ ضرور حاصل ہوا لیکن یہ مستقل طور پر ہندوستان کی قومی زبان نہ بن سکی۔ اردو کا رواج برابر بڑھتا گیا اور مسلمان فارسی کو چھوڑ کر اردو میں عام طور پر گفتگو کرنے لگے۔ اٹھارھویں صدی تک تصنیف و تالیف خط و کتابت یا شعر و سخن کے لئے زبان اردو کو بہت حقیر سمجھتے تھے ✦

سنہ ۱۷۳۰ء میں ولی دکنی نے زبان اردو میں اشعار کہے۔ اس سے پہلے بھی والیان ملک اور انکے وزراء ریختہ میں بطور تفنن طبع آزمائی کرتے تھے لیکن شمالی ہند میں اس کا رواج نہ ہوا تھا ✦

سینکڑوں برس تک ہندو اور مسلمان ایک سلطنت کے سایہ میں آباد رہے اس کا اثر ان کے باہمی مذاہب اور معاشرت پر کیا پڑا؟ اس سوال پر غور کرنا ضروری ہے۔ شروع میں یہ دو تو ایک دوسرے کے تشنۂ خون تھے اور ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ دوسرے کی تہذیب و تمدن کو برباد کر دے۔ لیکن کامیابی ایک کو بھی نہ ہوئی۔ دونوں اب تک ہندوستان میں زندہ ہیں اور ان کے طبائع میں بہت کچھ انقلابات رونما ہو چکے ہیں ✦

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکھ قوم کے مشہور مؤرخ جنرل کننگ نے مسلم اثرات کی فتح کا اظہار حسب ذیل الفاظ میں کیا ہے :-

"ہندوستان میں نووارد مسلم قوم شجاعت میں چھتریوں سے کم نہیں تھی۔ اس نے برہمنوں کی مذہبی سیادت قبول نہیں کی اور شاہراہ توحید پر گامزن ہو کر بت پرستی کی مخالفت کی۔ اس کے مذہبی اثرات ہندوستان کی مختلف ملتوں نے قبول کیے۔ مسلمانوں کے پیروں، فقیروں اور شہیدوں کو ہندوستان میں عظمت حاصل ہوئی اور ہندوؤں میں ایسی جماعتیں تیار ہونے لگیں۔ جن کا مسلک قدیم ویدک دھرم کے منافی تھا۔ چودھویں صدی عیسوی میں رامانند سنیاسی نے اصول توحید پر ایک نئی جماعت قائم کی جس کا خیال یہ تھا کہ دنیا کے تمام مذاہب کا سرچشمہ ایک ہے۔

پندرھویں صدی کے وسط میں خاقانی التوحید کبیر نے ایک طرف ہندوؤں کی بت پرستی اور دھرم شاستر کا خاکہ اڑایا اور دوسری جانب مسلمانوں کو ان توہمات سے مطلع کیا جن میں وہ مذہب کے نام پر گرفتار ہو رہے تھے۔ اس طرح کبیر کی زبردست خواہش یہ تھی کہ ہندو اور مسلمان دو نو مذہبی تفرقات کو بالائے طاق رکھ کر آپس میں شیر و شکر ہو جائیں۔ سکھ مذہب کی ابتدا بھی اسلامی اثرات کے ماتحت ہوئی ہے"

لیکن سر ولیم ہنٹر اور بعض دوسرے مؤرخین کا یہ خیال ہے کہ ہندوستان میں بت پرستی کی مخالفت اور توحید پرستی کی اشاعت تمام و کمال اسلامی اثرات کا نتیجہ ہے ایک حد تک صحیح نہیں۔ یہ ضرور ہے کہ ہندوستان کے مذاہب پر اسلام کا اثر بہت زیادہ پڑا۔ لیکن اسلام کے ہندوستان پہنچنے سے پیشتر بھی ہندوؤں میں ایسے مصلحین پیدا ہوتے رہے ہیں جنہوں نے تینتیس کروڑ دیوتاؤں کی شدید مخالفت کر کے لوگوں کو ایک خدا پر ایمان لانے کا مشورہ دیا اور انہیں اخوت و مساوات کا سبق پڑھایا۔ قدیم ہندو لٹریچر میں بھی ہمیں جا بجا رنگ توحید کی جھلک نظر آجاتی ہے۔

مسلمان جب ہندوستان میں آئے تو ان کے بلند تمدن اور عروج و کامیابی کو دیکھ کر ہندو قلوب میں یہ زبردست خواہش پیدا ہوئی کہ وہ پرانی رسموں کی کورانہ تقلید کرنے کی بجائے اپنی مذہبی و معاشرتی اصلاح کریں۔ اور اس طرح ہندوؤں کا سویا ہوا اصلاحی جذبہ پھر بیدار ہو گیا مسلمانوں کی روز افزوں کامیابی تیزاب بنکر ہندوؤں کے جمود و اختلال کو گلانے لگی اور ہندو مصلحین کے دلوں میں ایک نیا ولولہ پیدا ہو گیا ÷

اس زمانہ میں کئی ایسے نئے مذاہب جاری ہوئے جن کا مقصد یہ تھا کہ ہندو دھرم اور اسلام کے درمیان اتحاد قائم کیا جائے۔ دادو۔ چیتن اور باوا نانک اسی قسم کے مشہور و نامور اتحاد پسند ہندو مصلحین میں تھے۔ لیکن بجائے اس کے کہ ہندو دھرم اور اسلام ایک ہو جاتے ان نئے مذاہب نے مستقل حیثیتیں اختیار کر لیں ÷

اتحاد پسندی کی یہ نئی لہر صرف ہندوؤں تک محدود نہ رہی بلکہ اس کا اثر مسلمانوں پر بھی پڑا۔ اور تصوف کو ہندوستان میں فروغ حاصل ہونے لگا۔ تصوف کی تعلیمات ویدانت سے ملتی جلتی ہیں لیکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کو ایک مذہب قرار دینا غلطی ہے۔ کیونکہ یہ غور و فکر کرنے اور اس فکر سے لُطف اُٹھانے کی چیز تو ضرور ہے۔ لیکن یہ انسان کی عملی زندگی کے لئے کارآمد نہیں اور نہ اس کو دنیاوی معاملات سے کوئی تعلق ہے ✣

تصوّف کی اس وقت دو شاخیں تھیں۔ ایک مغربی ایشیاء کی اور دوسری ہندوستان کی پہلی شاخ مصر کے پلیٹونسٹ فلسفیوں کے زیر اثر تھی اور دوسری شاخ پر سنسکرت اپنشدوں کا اثر تھا۔ شہنشاہ اکبر فارس سے آئے ہوئے ممتاز صوفیوں اور درویشوں کی بہت عزت کرتا تھا۔ اور ان کی روحانی تعلیمات سے لُطف اُٹھاتا تھا۔ اس کے دربار میں ہندو علما اور فقرا بھی مجتمع ہوتے تھے۔ اور ان کے باہمی اشتراک و امتزاج سے ہندوستان میں تصوّف کی ایک نئی شاخ قائم ہوئی ✣

شاہجہان کے فرزند اکبر دارا شکوہ کو صوفیوں سے بہت عقیدت تھی۔ جس زمانہ میں وہ الٰہ آباد کا صوبہ دار تھا۔ اس نے کاشی کے پنڈتوں کی مدد سے پچاس اپنشدوں کا ترجمہ فارسی زبان میں کرایا تھا۔ اس کتاب کے نام "مرج البحرین" ہی سے شہزادہ دارا شکوہ کی مذہبی اتحاد پسندی کا ثبوت ملتا ہے ✣

تاریخی لٹریچر میں ہندوستان کو مسلمانوں سے جو گرانقدر فائدہ پہنچا ہے اُس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اور اس کی قدر و قیمت کا اندازہ ارباب تاریخ ہی کر سکتے ہیں۔ ہندو واقعات عالم کی تاریخ لکھنے اور ان کے وقت کا حساب رکھنے سے بالکل نابلد تھے۔ وہ "اکال" کے دھیان میں اسقدر مگن تھے کہ انکی "اکال" پر نظر ہی نہ تھی۔ دنیا میں کیا کیا واقعات رونما ہوئے۔ کس نے کیا کیا۔ ان باتوں کو محفوظ رکھنا تو درکنار ان کی طرف توجہ کرنا بھی مہمل اور بے سود سمجھا جاتا تھا ✣

اپنے انہی خیالات کی بنا پر ہندوؤں نے مسلمانوں کی آمد سے پیشتر کوئی تاریخ نہیں لکھی راجاؤں کی تعریف میں کچھ نظمیں ملتی ہیں۔ لیکن انہیں تاریخ نہیں کہا جاسکتا۔ ان میں سنہ و تاریخ کا کہیں پتہ نہیں۔ ہندوؤں کے خلاف عربوں کو تاریخ نگاری اور واقعات کو محفوظ رکھنے کا بہت شوق تھا۔ اس لئے مسلمانوں نے آغاز اسلام ہی سے اس کی تاریخ لکھنا شروع کر دی اور آج مسلمانوں کی مکمل تاریخ ہمارے سامنے ہے جس کے مطالعہ سے تاریخ اسلام کے تمام چھوٹے بڑے واقعات بادشاہوں کے سالہائے جلوس و سالہائے وفات اور ان کے سوانح حیات کا علم ہم کو ہو جاتا ہے ✣

مسلمانوں نے ہر ملک میں متعدد تاریخیں لکھی ہیں۔ چنانچہ جب وہ ہندوستان میں آئے تو انہوں نے یہاں کی تاریخ بھی لکھنا شروع کی اور جس وقت سے ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد شروع ہوئی ہمیں اُس وقت سے ہندو راجاؤں کی تاریخ بھی مسلمان مصنفین کی بدولت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاصل ہوتی ہے ۔

یہ واقعہ ہے کہ ہندوؤں نے تاریخ نگاری مسلمانوں سے سیکھی ہے۔ مغلوں کے عہد حکومت میں کئی ہندو مصنّفین نے زبان فارسی میں چھوٹی چھوٹی تاریخیں اور بادشاہوں کے سوانح حیات لکھے۔ ہندو راجاؤں نے بھی مسلمان بادشاہوں کی تقلید میں اپنے عہد کی تاریخیں لکھائیں۔ سینکڑوں برس کی اسلامی حکومت سے ہندو تہذیب و معاشرت برابر متاثر ہوتی رہی۔ فارسی و ترکی اور عربی کے صدہا الفاظ ہندی، بنگالی، مرہٹی اور دوسری زبانوں میں شامل ہو گئے۔ پوشاک اور شکار وغیرہ کے مختلف اسلامی طریقے ہندوؤں میں رائج ہوئے۔ باز کے ذریعہ پرندوں کا شکار کھیلنا مسلمانوں ہی کی ایجاد ہے۔ فنون حرب کے سلسلہ میں ہندوستان نے مسلمانوں کا اثر بہت زیادہ قبول کیا۔ مسلمانوں کے زمانہ میں فنون سپہ گری کو بہت زیادہ فروغ حاصل تھا اور چونکہ غیر ممالک سے ان کے تعلّقات وسیع تھے اس لئے اسلحات جنگ کے سلسلہ میں بہت سی نئی چیزیں ... دوسرے ممالک سے ہندوستان میں آئیں۔ مسلمانوں ہی کے زمانہ میں پہلے پہل توپ اور بندوق کا رواج ہُوا۔ زمانۂ قدیم کے ہندو سپاہی میدان جنگ میں ہاتھیوں پر بہت زیادہ انحصار کرتے تھے۔ لیکن اب ہاتھیوں کی جگہ گھوڑوں نے حاصل کی اور ہاتھی صرف امیر جیش کی سواری اور فوجی چھاؤنیوں کی باربرداری کے لئے رہ گئے۔ صرف یہی نہیں کہ مسلمانوں کے اثر سے ہندوؤں کے طریقۂ جنگ، قوانین ملک گیری، آئین، عہدہ داروں کے نام اور رواج دربار کے آداب و ضوابط میں انقلاب ہُوا بلکہ ہندو تہذیب و تمدّن کے ہر شعبہ پر اسلامی تمدّن نے اثر اندازی کی اور باوجودیکہ ہندوستان اب مغربی تہذیب کے سانچے میں ڈھل رہا ہے لیکن اس کی جھلک اب بھی نظر آجاتی ہے ۔

"محمد صلعم کے فضائل نہایت پاکیزہ تھے اور اخلاق نہایت اعلیٰ تھے اُن کی سادگی ان کی پرہیزگاری کا تمام محققین کو اعتراف ہے انہوں نے خدا کو وحدہ لاشریک بتلایا اور بُت پرستوں کو خدا پرست بنا دیا۔ ان کی سچّائی اس سے ظاہر ہے کہ وہ مرتے دم تک اپنے اعلےٰ خیال پر مستقل طور پر قائم رہے وہ نہایت رحم دل پیغمبر تھے۔ فتح مکہ کے بعد جب ظالم سرداران قریش آپ کے سامنے لائے گئے تو آپ نے کہا "تم نے جو کچھ ظلم و ستم مجھ پر اور میرے ساتھیوں پر کیے ہیں میں انکو معاف کرتا ہوں جاؤ تم سب آزاد ہو"۔ کسی قوم کی تاریخ میں عفو و کرم کی ایسی زبردست نظیر تلاش سے بھی دستیاب نہیں ہو سکتی"۔ (سر آرتھر گلیمن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیر الصحابہؓ

مذہبی تقدس میں فریب:۔ ایک شخص جس کے ہاتھ چوری کے جُرم میں کاٹ دیئے گئے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ اور آپ کے پاس ٹھیرا۔ آپ نے دیکھا کہ وہ رات کے وقت تہجد کی نماز کے لئے اُٹھا ہے۔ تو فرمانے لگے کہ تمھاری رات چوروں کی سی رات نہیں۔ تمھارے ہاتھ کس نے کاٹ ڈالے وہ بولا یعلی بن امیہ نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔ فرمایا۔ اس سے وجہ دریافت کرونگا۔ چند دن بعد حضرت اسما بنت عبس کا ایک زیور جاتا رہا۔ اُس کی تحقیقات کیگئی۔ تو ایک سُنار سے مل گیا۔ اُس نے بیان کیا کہ اسی دست بریدہ آدمی نے یہ زیور میرے پاس فروخت کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا۔ چوری کرنا اتنا بڑا جرم نہیں جتنا مذہبی تقدس کی بنا پر فریب دینا۔ بڑا گناہ ہے۔ چنانچہ اس کے پاؤں بھی کٹوا دیئے +

علمِ غیب:۔ غزوہ تبوک میں حضرت رسول خدا صلعم کی اونٹنی گم ہو گئی۔ منافقوں نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی اونٹنی کی خبر تو جانتے نہیں۔ وہ آسمانوں کے حالات کس طرح جان سکتے ہیں حضرت سرورِ کائنات صلعم کو جب اس گفتگو کا حال معلوم ہُوا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ مَیں وہی بات جانتا ہوں۔ جس کی اللہ تعالیٰ مجھے اطلاع دے اب اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی جائے قیام سے اطلاع دیدی ہے۔ اور آپ نے جہاں اونٹنی چھپی ہوئی تھی۔ اُسی شعب کی وادی کا نام بتلا دیا۔ چنانچہ سیدنا حارث ابن خزمہ انصاری گئے اور حضور رسالتمآب صلعم کے بتائے ہوئے پتے سے اونٹنی لے آئے +

سادگی کی انتہا:۔ حضرت سلمان فارسی مدائن کے گورنر تھے۔ لیکن طرزِ معاشرت اسقدر سادہ رکھتے تھے کہ واقفیت کے بغیر کوئی انسان پہچان نہیں سکتا تھا۔ ایک بار کسی آدمی نے بازار سے گھاس خرید کر اُنکو بیگار میں پکڑ لیا۔ اور گھاس کی گٹھڑی سر پر لاد دی۔ لوگوں نے راستہ میں بتایا یہ تو یہاں کے امیر ہیں۔ اور رسول خدا صلعم کے صحابی ہیں۔ اُس نے معذرت کی۔ اور عرض کی کہ مجھے معاف فرمائیں۔ مَیں نے پہچانا نہیں تھا بوجھ پھینکدیں۔ فرماتے لگے اب تو تمھارے گھر پہنچا کر بوجھ سر سے اُتارونگا +

ادائے قرض کی فضیلت:۔ حضرت زبیر بن العوام معرکۂ جمل میں شریکِ کارزار ہوئے۔ تو اپنے فرزند ارجمند عبداللہ کو بلا کر کہا کہ مَیں آج شاید مظلومانہ شہید ہو جاؤں۔ میرے ذمہ بہت لوگوں کا قرضہ ہے اور مجھے سب سے زیادہ اسی قرضہ سے سبکدوشی کا فکر لاحق ہو رہا اور سوہان روح بن رہا ہے۔ مَیں نے رسول خدا صلعم سے حدیث سُنی ہے کہ "تم میں بہتر وہ لوگ ہیں۔ جو ادائیگی قرض میں بہتر ہیں" میری جائداد فروخت کر کے سب سے پہلے قرض ادا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا جائے۔

مُسلم سے خطاب

قبلِ اسلام زمانہ تھا اسیرِ اوہام
اہلِ عالم تھے پرستار تصاویر تمام
انقلاباتِ زمانہ سے ہوئی تھی ناکام
مِلّتِ حالیۂ بو البشر و ابراہام

محو تھے اہلِ جہاں نخوت و خود رائی میں
جان باقی نہ تھی! اعجازِ مسیحائی میں

بُدھ کی تعلیم کا مشرق میں تھا کوئی اثر
دینِ زرتشت تھا ایران میں محصورِ خطر
داغ تھے قلبِ مجوسی پہ۔ نجوم و اختر
کون تھا پیروِ احکامِ خدائے اکبر

فہمِ مکّی میں ہبل خالق و معبود ہُوا
خضر خود گم شدۂ منزلِ مقصود ہُوا

روم سے تا بہ عرب شام سے تا ارضِ عجم
صنمستاں تھا عبادت گہِ اہلِ عالم
کارفرما تھا زمانہ میں ہر اک سمت ستم
لوگ تہذیب کے مفہوم سے تھے نامحرم

میکشی، دخت کشی دہر میں کیجاتی تھی
دیکھ کر اُن کے رواجوں کو حیا آتی تھی

اہلِ عالم کو محبّت کا سبق کس نے دیا
خوگرِ کفر کو وحدت کا سبق کس نے دیا
پیکرِ خاک کو رفعت کا سبق کس نے دیا
نوعِ انساں کو اخوت کا سبق کس نے دیا

آتشِ کفرِ جہاں سوز بجھا دی تُو نے
آبِ شمشیر سے وہ آگ لگا دی تُو نے

پھر نئے سر سے کیا دینِ خدا کا آغاز
سنگِ کعبہ پہ ہُوا جلوہ فگن نقشِ نماز
نشرِ آئینِ وفا کو اُٹھے محمود و ایاز
قاف و البرز سے ٹکرائی اذاں کی آواز

طاقِ کعبہ سے بتوں کا تنِ بے زور اُٹھا
بُتکدوں تک سے ہو اللہ کا اک شور اُٹھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منعقدہ اسٹار ٹریڈ مارک SKB رجسٹرڈ

سنہ ۱۸۸۴ء

ڈی۔ ایس۔

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن

لمیٹڈ

کلکتہ

بانی

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کا کارخانہ

بخار سے بے چینی کی حالت میں

جوڑی تاب

(جوڑی بخار و طحال کی دوا)

(REGD) ہر سال لاکھوں مریض فائدہ اُٹھاتے ہیں!

اسکی چار یا پانچ خوراک پیتے ہی ملیریا (جوڑی بخار) کا نام بند ہو جاتا ہے۔ یہ خون کو گاڑھا کرتی اور طحال کو گلاتی ہے۔ اسکے استعمال سے اکتر۔ تیہیا۔ چوتھیا بخار جاتا رہتا ہے اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے۔

قیمت فی شیشی کلاں پندرہ آنہ ۱۵؍ محصول دس آنہ ۱۰؍

" " " خورد نو آنہ ۹؍ " سات آنہ ۷؍

دوا کھانے سے پہلے — دوا کھانے کے بعد

ڈابر پُرانے ملیریا بخار کی گولی (REGD)

ہڈی میں سمائے ہوئے بخار کو نکالتی ہے!

اسمیں کونین برائے نام بھی نہیں ہے۔ لرزہ کا بخار کہنہ ہو جانے پر باری سے نہ آکر بیش و کم ہمیشہ رہتا ہے ایسی حالت میں یہ دوا اپنا حیرت انگیز اثر دکھاتی ہے۔ قیمت فی شیشی بارہ آنہ ۱۲؍ محصول سات آنہ ۷؍

رِنگ رِنگ (REGD)

داد کا مرہم - نیا یا پُرانا کیسا ہی داد خواہ خارش کیوں نہ ہو اُسکے لئے یہ تیر بہدف ہے۔ اور طرہ یہ کہ کسی قسم کی سوزش یا تکلیف نہیں ہوتی

قیمت فی ڈبیہ چار آنہ ۴؍ محصول چھ ڈبیہ تک سات آنہ ۷؍ نمونہ فی ڈبیہ دو آنہ ۲؍

نقلی دواؤں سے ہمیشہ ہوشیار رہیے

نوٹ:- ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ بغرض کفایت محصول ڈاک اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خرید کریں۔ نمونہ صرف ایجنٹوں ہی سے مل سکتا ہے

صیغہ نمبر (۱۱۷) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:- قادیان میں ایجنٹ کی ضرورت ہے۔

(بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کے